

درگزرِ رضاؑ

AlahazratNetwork.org

علاءِ اہلبیت و درویشی رضوی
خلیفہ اعلیٰ حضرت مفتی

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک
Alahazrat Network

افطوره و مستخدم غنیمت ہندتوز اللہ

www.alaahazrat.com

نام کتاب	ذکرِ رضا
مصنف	حضرت علامہ مطلق محمود چان گاوری رضوی (حجری-۱۳۷۰ء)
تعداد	۲۰۰۰
ظہارت	۲۰۰۰
میں شاعت	فروری ۲۰۰۵ء

غنت طبع کا پتہ

جمعیت اشاعت الہیست پاکستان

مرکزی دفتر: نزد مسجد کافری بازار، قصور، کراچی۔ فون: 24387988

ویسے تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت والاہ امام احمد رضا خاں نورانی مرتبہ کی سوانح حیات پر بیسیوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں اور اب انہوں نے بھی جاری ہیں لیکن خلیفہ اعلیٰ حضرت، حضرت مولانا شاہ محمود چان گاوری رضوی علیہ الرحمہ نے امام اہل سنت کے مختصر حالات و اشاعت، مشرف و انوار یعنی شاعری کی صورت میں رقم بند فرمائے۔ جس کی اشاعت پر ادارہ صاحبزادہ خلیفہ پاکستان، حضرت علامہ ڈاکٹر اکبر کاکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی کا تہ دل سے مشکور ہے جن کی مساعی جیلہ کے باعث یہ کتاب حدیث شہود پر جلوہ افروز ہوئی۔ اور دیگر دارالافتاء جمعیت اشاعت الہی سنت، مولانا مطلق مطاہ اللہ قسیمی مدظلہ العالی نے اپنی بے پناہ مصروفیات کے باوجود، اصل کتابیں "تذوقی ترجمین" اور "مقام الحرمین" (جس میں مطاہ عرب رقم کی تصدیق مرتب کی گئی ہیں) سے عہدوں کو بھیجی ہیں اور فرمائی: اللہ چاہے کہ بتائی جملہ مطاہ اہل سنت کا سایہ جاری ہو گا فرمائے آمین۔

مختصر سوانح حیات

غیر اہل معرفت، طاہر مقلی محمود جان قادری رضوی (پہلے) رحمانی ۱۳۳۵ھ

حضرت مقلی محمود جان (پہلے) کا تعلق ایک بہت ہی دیرداد اور علمی گھرانے سے تھا۔ اسے مسلکی خدمت کو روڑ بنائی ان کے آباؤ اجداد کی فریاد میں سے ایک قلمی زبان کے والد گرامی، حضرت طاہر حافظ قادم رسول (پہلے) ایک ممتاز عالم دین اور اپنے وقت کے استاد الامتاء تھے۔ حصول علم میں کیلئے لوگ کامل ہفتہ وار، ہفت روزہ سرگند سے طویل سفر طے کر کے پہلی ادب و احترام کے ساتھ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ حضرت طاہر سلام رسول (پہلے) کی عظیم خدمات میں سے ایک خدمت یہ تھی کہ انہوں نے اپنے اور میں افغانستان میں ایک عظیم نژاد کا خاکہ کیا اور وہ نکتہ ہدایت تھا جو کہ اسماعیل دہلوی نے اپنے ایک ناکرد کے ذریعہ افغانستان میں پھیلا یا افغانستان کے لوگ جلد ہی تذبذب کا شکار ہو گئے اور گمراہ کن و اپنی تعلیمات کی وجہ سے وہ راستے سے بچے گئے۔ ایسے وقت میں حضرت طاہر سلام رسول (پہلے) نے اسماعیل دہلوی اور وہایت کار کا کیا۔ انہوں نے افغانستان کے لوگوں کو اپنیوں کے گمراہ کن عقائد پر مطلع کیا۔ ان کی کوششوں کی بدولت افغانستان کے لوگوں نے اس خطرہ کو سمجھا اور وہ اپنیوں کے خلاف ہو گئے۔ بہت سے وہ اپنی منہمک سوچوں سے اور جھجک گئے، وہ افغانستان سے بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

یہ تھا وہ اصول جس میں حضرت مقلی محمود جان (پہلے) اور ان کے بچے تھے۔ انہوں نے اپنی بنیادی تعلیم اپنے والد ماجد کی زیر سرپرستی حاصل کی۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد انہوں نے کالجیاد اور جام نجدہ (پہلے) کی طرف ہجرت فرمائی۔ جہاں انہوں نے مسلمانوں کی خدمت کی۔ ابتدا میں وہ اپنی مساعرتانہ صلاحیت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اور ان کی بیسالی، رہنمائیوں کو مناظرہ میں شکست فاش دی۔ انہوں نے پھر ایک کمال ہی و مرشد کی صورت میں روحانیت کی تلاش میں

تکلف کا پہلو کیا، جیسے میٹھوں نے پارادہ کیا ہے گا مجھے کہ بار بار مطہرہ کے ہی ان نظام نے اپنی دست بھری تو جان کی طرف مہذول فرمائی اور اپنے گناہوں اور اپنے پیار سے ہی وہ گناہی حضرت امام احمد رضا صاحب قادری برکاتی (رحمۃ اللہ علیہ) کی طرف ان کی رضائی فرمائی تاکہ ایک خوشخبر میرا تراش اور چکایا جاسکے اس حد تک کہ اس کی روشنی ایک دن چوری دنیا کے مسلمانوں کے دلوں کا نور کرے۔

حضرت مفتی محمود ہان (مختلقت) خود اس واقعہ کا جان کرتے ہیں۔

”طویل عرصہ سے میرے دل میں یہ خیال تھا کہ جب تک کہ میں ایک کمال اور بلند پایہ ہیرو نہ پاؤں میں میرے نہیں ہوں گا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب میں نے حضرت مولانا محمود فیاضیہ صاحب اپنی محبتی (مختلقت) کا مرتبہ پایا ہوا اسلامی رسالہ چھپنا شروع کیا تھا جو کہ علم و دانش کے چراغ سے پر تھا۔ اسی میں، میں نے سیدنا اہلی حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے بارے میں چھانچوری طور پر میرے دل نے کہا کہ اس دور میں اتنی عظیم ہستی کا پاتا کوئی عام بات نہیں۔ عدائی رضائی کے ازبچہ میں نے بریلی شریف کا سطر اختیار کیا، جہاں میں نے اپنے آپ کو اہلی حضرت کی دست بھری عدالت میں پیش کیا، جس وقت میں نے ان کے نورانی چہرے کو دیکھا، ہر اول پہنچ گیا، ہر ایمان ناز ہو گیا اور ہر اول کل اٹھا کیا میں اس سے پہلے بھی نہ ہوا۔“

میں ایک ایسا عظیم ہیرو پانچا تھا کہ جس کا میں نے بھی تصور بھی نہ کیا تھا، میں نے داخل سلسلہ ہونے کی درخواست کی اور میرے مرشد نے مجھے اپنے مزید کی حیثیت سے قبول کیا، قوری طور پر مجھے اجازت و خلافت سے نوازا اور اپنے گھر کے اندر تشریف لے گئے، اپنا لباس اتارا، جو اس وقت انہوں نے زیب تن کیا ہوا تھا، اور مجھے اپنا کرتا، پانچا، عمامہ اور صدری عطا فرمائی۔ ہر گناہ کی طرف سے یہ بڑی عطا فرمائی انہوں نے اپنے اس عاجز خادم کو سلسلہ عالیہ قادریہ، برکاتیہ، ریسویہ، ہاشمیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ اور دیگر مسائل میں جان و خلافت سے نوازا۔ انہوں نے میرے لئے انتہائی محبت اور عزت کا اظہار فرمایا، اور اس دور میں انہوں نے مجھے کئی تقابلیات سے نوازا اور مجھ سے اتنی محبت کا

انکھار دیا کہ میں زندگی بھر اس کو نہیں بھلا سکتا۔"

پھر اور مرید کے اس طعن کی خوبی یہ تھی کہ جس وقت اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) نے حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کو داخل سلسلہ فرمایا اس وقت ان کی سبج مرکا اور وہ نہیں لیکن کئی منکرین کا کہنا ہے کہ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کی مرہائیس (۱۹۰) سال اور حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کی مرہائیس (۸۰) سال کی تھی۔ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) ایٹھ پہ کہا کرتے تھے کہ وہ اپنے ہی کی معرفت بکثرت و طریقت دونوں سے نوازے گئے۔ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے مرید سے انتہائی محبت فرماتے اور انکی باتوں پر اس کا انکھار بھی فرمایا۔ مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں،

"اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے وہ سال سے تو یا اس ماہنگل ماہیوں نے لکھا ایک رحمت بکری لکھا، جس میں انہوں نے کہا کہ ان کی کتاب "الاحمد" میں انہوں نے اپنے تمام خلفاء کے نام درج کئے ہیں اور میرا نام غیر ارادی طور پر چھپنے سے وہ گیا ہے میں کہتا ہوں کہ غیر ارادی طور پر میرے نام کا وہ جانا، میرے لئے ایک بڑی رحمت کا اور یہ ثابت ہوا، کیونکہ میرے شیخ نے اس موقع پر میرے لئے دعا فرمائی۔"

اب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) نے اپنے کتاب میں حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) سے کیا فرمایا:

"میری انتہائی مسرت و فخر اور امداد میں کی حد سے لکھ سے آپ کا نام غیر ارادی طور پر وہ گیا جو کہ قصیدہ الاحمد کے آخر میں میرے غیر خواہوں اور وہ لکھاؤں کی لہر سے میں سنہری حروف سے لکھا ہوا چاہئے تھا لکھے اس کا احساس اس وقت ہوا جب وہ پہلے نکلی تھی اور لکھا گیا اس کا احساس ہے۔"

حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) اپنے ہی پر کمال یقین رکھتے تھے اور اپنے ہی کی محبت میں ڈوبے ہوئے تھے۔ وہ ذاتی طور پر ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے ہی پر کتنا کمال یقین رکھتے تھے، دیکھتے ہیں۔

"میں نے اعلیٰ حضرت (رحمۃ اللہ علیہ) کے چالیس روزہ ختم کے دوران اپنے مرشد کے حوالہ

پرنسپل پر حاضری دی اور بارگاہِ اہلبی میں اس کے منتخب بندے اہلی حضرت (علیہ السلام) کے
دبیلے سے بیٹے کی درخواست کی، الحمد للہ! اسی سال کے دوران عقد نکاح و تعالیٰ نے
مجھے ایک بیٹا نوازہ جس کا نام میں نے "محمد رضا" رکھا۔

یہ بات پیش نظر ہے کہ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) کی عمر ایک سو آٹھ برس کی
تھی۔ جب ان کے بیٹے کی ولادت ہوئی۔ یہاں اللہ! آپ کی تین ازواج جن سے بیٹے اور
ہوڑیاں تولد پزیر ہوئیں۔

یہ حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) ہی تھے جنہوں نے اپنے ایک سفر کے دوران اہلی
ہوئی ماہ جس کی تیلیں کو بطور قلم استعمال کر کے اہلی حضرت (علیہ السلام) کے حرار کے لئے گنبد کا نقش
بنایا۔ یہ تقریباً وہی نقش ہے جو ہم اہلی حضرت (علیہ السلام) کے حرار پر دیکھتے ہیں، بالفاظِ دیگر اہلی
حضرت (علیہ السلام) کے حرار کے گنبد کا نقش ان کے مرید حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) نے تیار کیا۔
حضرت مفتی محمود جان (رحمۃ اللہ علیہ) نے کئی کتب تصنیف فرمائیں جن میں مشہور ذکرِ رضا (جو کہ اس
وقت آپ کے پیش نظر ہے) اور "ایضاح سنت" ہیں۔ یہ دونوں تصانیف علم و دانش کے سچے
حکایتوں کے لئے جہازِ پارے ہیں۔ ان کی کتب "ایضاح سنت" (ترمیم ۶۳) ۱۳۲۸ھ
ظہروں سے تصدیق شدہ ہے جن میں اہلی حضرت، مجدد اسلام، حضور مفتی اعظم بندہ اعظم، مدارِ صدر
الشریعہ اور محدثِ سورتی (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) شامل ہیں۔ آپ کے عقیدے مسلمانوں کی ایک
بہت بڑی تعداد ہے مگر چری زندگی نہ کسی گھر پر کیا اور نہ ہی خلافت سے نوازا۔

یہ مسطورہ نظر سچا خادمِ وقت دار بندہ دارِ عظیم رضا ایک سوا گیارہ (۱۱۸) سال کی عمر میں ۳۰
مئی ۱۳۵۰ھ کو اس دارِ فانی سے دُور جلا کی طرف روانہ ہوا۔ وہ راشنی جس نے کفر و شرک کے
اندھیروں کو دور کر کے کلی دلوں کو جلا گیا اپنے سوا کی محبت میں رخصت ہوئی۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی
محمود جان (علیہ السلام) کے حرار مبارک پر اپنی خصوصی رحمتوں کا نزول فرمائے اور ہمیں ان کے
لہائے و رکات سے مستفیض فرمائے آمین۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد و نعت و بے شہائی دنیا

نائنی حمد و ثنا ہے وہ قدم و معبود
 ساتھ ہی اس کے کعبا سب کیلئے حکم ہی
 گلشنِ دہر میں ہر گل ہوا صنعتِ پدِ نعل
 گوچر و صف نہ کیوں اس پہوں ہر لفظِ ثار
 نعتِ علم کی ہر چیز سے افضل پیدا
 جس کو اس نعتِ عقلی سے نصیحتِ عقلی
 اپنے عرفان کی رنگی ہے اسی میں قوت
 علم و وحی کو یہ بخشا ہے دکھار و اعزاز
 شاہِ طیبہ کو ہر اک شے سے بجا افضل
 اپنے نما کا کیا خاص نبی پر اتمام
 مرتبہ ایسا بڑھایا کہ صیب اپنا کیا
 رخصتِ ذکرِ زقننا سے میان و اظہر
 وسعتِ صدرِ منور کا یہاں تشریح ہے
 انبیاء ذاتِ مقدس یہ ہیں انکی نازیں
 منبعِ موعظتیں سے ہوئی نہیں شدیں
 مہرِ توحیدِ خدا اس سے ہوا نورِ انکس
 غلبتِ کفر و جہالت ہوئی اس سے کانور
 کر دیا کن سے ہر اک چیز کو جس نے سوجور
 ہے حقیقت میں اسی ذاتِ مقدس کو بجا
 پتے پتے سے ہر چاہوئی عرفان کی سبیل
 جن کے نما کا کوئی کر نہیں سکتا ہے شمار
 اسکے اعزاز پہ ہے فہم و خرد بھی شیدا
 ہائیتی رسل کی اسے عزتِ بھٹی
 کر دیا جس کو عطا کھول دی انکی قسمت
 جملہ علموں سے کیا خاص اسی کو اعزاز
 ہر کرامت میں کیا سب سے مکرم انکل
 داد کیا خوب دیا اس نے یہ ان کو انعام
 کلِ خلائی کو تعریف میں اسی شے کے دیا
 سب بڑوں سے وہ بڑا سب سے جہاں کامرور
 ہو گئی اس پہ زمانے کی درخشاں ہر شے
 اولیاء انکی رضا کے ہیں ہمیشہ خواہاں
 ہے کلام انکا فرح بخش تعلیم سماں
 نور ایمان سے منور کیا اسے دوراں
 نیر حق و ہدایت کا ہوا اس سے تلوار

ذات و اوصاف کا آئینہ بنایا اس کو اپنے اسرار کا مجھینہ بنایا اسکو
 لگے سکوں انکی نفسیت کو نہیں ہوا مکان کہ باحق نے استودانوں جہاں کا سلطان
 جب کیا ایسے شہ برو جہاں تے پردہ مکمل کیا صاف نہیں جائے اکامت دنیا
 انکھارات جہاں ہم کو یہ دیتے ہیں خبر آگیا وقت سفر بانہ لو اپنا ہنتر
 زندگانی کے تعاقب میں فنا ہے ہر دم اک گزری لکی مقرر ہے فنا ہو عالم
 شادمانی ہے کہیں کر یہ کسی جا دیکھا قدرت حق کا جب ہم نے تماشا دیکھا

تاریخ ولادت و ذکر نہیں بشارت و تحصیل علوم و آغاز وعظ فرمائی

دلتوی نوکی و بیعت وغیرہ مع قید سال

دوسری تاریخ تھی شوال کی روز ۱۰ ہجرت تھی صدی ہادی میں اور مکمل بہتروں تھا
 غصت ظم لدنی سے حریج ہو کر لئے اس دور میں تشریف وہ دین کے سرور
 دن چھپنے کے بیٹھ ہوئے اس کے دادا جس کی تعبیر یہ تھی کہ یہ میرا لڑکا
 عالم طوایب میں ان سے کوئی بچہ کہتا تھا جب ہوا چار برس کا وہ امام ذی شان
 کا ضلہ فرود جہاں عارفین میں ہوگا کہ چکا شمع جسد حسن کلام سبحان
 چھ برس کا نہ ابھی سن گرامی پایا مجلس وعظ میں بے خوف جہاں فرمایا
 چند سال کا سن ہونے نہ پایا کامل کہ چکا درس کی تحصیل وہ بچکا فاضل
 پھر نفسیت کا تمام سر انور پہ بندھا بڑا لہ اللہ کی ہرست سے آئی تھی صدا

۱۔ نور اللہ تھراوی ہفتہ نکال بھی فرمایا۔

۲۔ جامعہ کام سالی تھراوی، انورین، ذوالحجہ ۱۳۸۲ھ، مولوی محمد خلیل صاحب قادری تھراوی ہفتہ ۳۱۔

مرہا فرما بہت سے کسی کے لب پر
علم معقول کو معقول کو والدؑ سے پڑھا
جیسا شاگرد تھا ویسا ہی پڑھانے والا
کارِ اہل کو اسی وقت سے باہم چر
چو ہنسی ہو گئے جب حیرتوں سے ہنسی ہتی
زیب بہار تھے اس وقت میں شاکر رسول
کل مسائل کی اہانت کو خلافت کو عطا
قابلیت تھی اس کو جو ہوا ہے حاصل
پھر مدیوں کی سزا سکروہاں سے بھی لی
شہرہ و صحیح سے اس کو کج اٹھا چلے پھر
حق تحقیق کیا دونوں اماموں نے ادا
دونوں فاضل سے ہوئی روایت دینی ہلا
خوب محنت سے توجہ سے کیا تمام و پھر
ست بارہوا روانہ ہوا وہیں کا ساتھی
انگی رحمت سے شرف ہوا اور تاجِ نبول
کردیا اس شہ والا نے جاس رجب
داصل پھر طریقت وہ ہوا دویا دل
ہے یہ سب فضل خدا اور عطایات نبی

حرمین شریفین کو تشریف لیجانا اور وہاں کے اجلہ علماء و مفتیان و آئمہ کا
اعلیٰ حضرت کے ساتھ نہایت اعزاز و اکرام سے پیش آنا اور مکہ مکرمہ میں
ایک امام شافعیہ کی عجیب فرست و عزت فرمائی و ذکر شرح رسالہ حج و غیرہ
بعد یک سال چھوٹی ملک عرب کی ہفت ساتھ میں اپنے چار کے مخلص اکتف
تھے جو دونوں حرم پاک کے اہل اہل سامان شرف و فضل و علوم و انسا
حق تعظیم و بزرگی کو ادا فرمایا سرور الہی سنن اس کو یقیناً اپنا پایا

۱۔ امام شافعیہ کے مخلص تھے حضرت سرور الہی محمد علی بن عبد الوہاب رحمہ اللہ کا نام ہے۔

۲۔ ۱۱۱۱ھ سے۔

۳۔ ۱۱۱۲ھ

۴۔ ۱۱۱۵ھ

شیخوایان شریعت ہوئے اس پر ناز اس راز دارانِ طریقت ہوئی اس سے شہ اس
 بعض وجیہ مسائل کو کیا حل ان کے جن میں تحریک و پریشان تھے ایک مدت سے
 دونوں شہروں کے مناویہ انکار جو تھے محدث علم و ہدایت کے جہاں پر جو تھے
 سب نے تسلیم کیا اس کو امام و استاد مطہح علم خدا داد و ذکای ارشاد
 کوئی بیعت سے شرف کوئی تمیز ہوا کوئی دینا تھا دعائیں کوئی کرتا تھا ثناء
 بے دی آن تک اس شکی رب میں عزت رفعتِ علم لدنی کا وقار و حرمت

۱۔ جملہ ان کے ایک مسئلہ کا ہے جس میں مدد و معاونت سے کمال حاصل فرمایا اور یہاں لڑائی سے گل لڑایا
 کہ اس سے لڑنے سے پہلے عرب نے صاحبِ زمر کا لہذا اور مدد فرمائی تھی کہ وہ اپنے اہل خانہ کو کیا ایک
 بار سال ہو گیا جس کی تکلیف انکار کرنے فرمیں نے کسی طرح زمر علیہ السلام سے آراستہ ہوا ہوا ہی کھلی
 قلبہ القلوب من استقام لوطاس القلوب ہے۔

۲۔ حضرت سیدہ زینبؓ کی صاحبِ زمر کے اس لئے گرائی یہ ہیں حضرت مولانا شیخ صاحب کمال سابق مکتب خلیفہ
 سطر۔ حضرت مولانا سیدہ اسماءؓ کی یہ تھیں انہی کا کتب خانہ کہ کر۔ حضرت سیدہ زینبؓ کی یہ تھیں
 مراد کی انہی کا تھی زینبؓ کی حرم کی سطر۔ حضرت مولانا شیخ صاحب زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا
 شیخ عبدالرحمن زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا ابو سعید علیؓ شیخ عبدالکمال زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا شیخ عبدالکمال زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 مدنی و امام اہلبیت حرم کی حرم۔ حضرت مولانا شیخ ابو جعفر شیخ عبدالکمال زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 نہایت خصوصیت کے ساتھ بیعت فرمائی۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ
 احمد زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا شیخ باہم زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا شیخ
 ابو سعید زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 مولانا شیخ کریم زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 حضرت مولانا شیخ زینبؓ کی حرم کی حرم کے آداب و آداب سے بہت تک حوازی تھی کہ کر۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 ہیں۔ حضرت مولانا شیخ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔ حضرت مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔
 پڑھیں اور سے تمام مولانا سیدہ زینبؓ کی حرم کی حرم۔

ہے نہیں اسرغنی عام ہے اس کی شہرت
 دیکھا اس میں ہیں موجود کتب با کثرت
 مگر کدوں نظم نطف ہو بلا شبہ میاں
 جو نطف بھی کیا جائے تو وہ بات کہاں
 ہے یہی لطف کہ الفاظ وہی ہوں مقبول
 فقیر کر کے قصوں تاک نہ ہو جائے طول
 ہاں مگر نظم کے آخر میں کروں گا ذکر
 خاتمہ میں ہو مناجات یہی ہے منکوح

عموماً فضائل صاحب ترجمہ

پانچلوں میں تھا وہی اک نہایت مشہور
 فیض دینی سے کیا جس نے زمانہ مہمور
 شرق سے غرب تک انوار علوم فاضل
 مثل خورشید چمکتے ہیں تھا ایسا کامل
 تھا بلا تزیب وہ استاد ہر اک علم و فن
 اس زمانے میں ہوا اس سے صدیوں روشن
 مذہب حق پہ نوا تھا وہ ہدایت کا ثمر
 نصرت دین مقدس میں رہا شام و بحر
 اس نے گلزار کیا گلشن دین و ملت
 اس نے برباد کیا خرمن شرک و بدعت
 جسے فیض سے سیراب کیا اس نے جہاں
 ہے مقرر انکی فضیلت کا ہر اک یہ وہ جہاں
 نصرت دین و سنن اس کی بخدائی جانی
 اس زمانے میں نہیں اس کا نظیر و جانی
 دونوں علوم میں تھا گویا کہ وہ بحر زائر
 خوبی ظاہر و باطن کو کروں کیا ظاہر
 ظاہری علم ہے ظاہر کہ عرب اور علم
 اس کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں بوجہ اہم
 اس کی تحریر مسلم ہے ہر اک فاضل کو
 اس کا فرمان ہے مقبول ہر اک کامل کو

ج۔ یعنی صاحب ترجمہ کی تعریف اور اس کے معجزات کی تہنیت بہت کتابوں میں ملے ہوئی ہے لیکن ان کے
 ایک کتاب مذکور "مختصر تصنیف" دوسری "مختصر تصنیف" تیسری "مختصر تصنیف" چوتھی "تصنیف
 "تصنیف" پانچویں "تصنیف" یہ سب کتابیں زبان اولیٰ صاحب ترجمہ نے تصنیف فرمائی ہیں۔
 سچ ترجمہ و شرح ہو چکی ہر ایک اپنے زبان میں ہے لکھ ہے۔"

نکھا جو حکم شریعت وہ ہوا کھلی ہر
 تھا طیب مرض جہل و تکبر امت
 ذات سے اہل زمانے کو شرف تھا حاصل
 اہلسنت کو رہا کرتی تھی اس سے قوت
 تھا شب و روز وہ خواہاں رضام احمد
 علم اہلن ی سمکتے ہیں کچھ اسکا رتبہ
 العرض کب سے یہ بات نہیں ہوتی حصول
 واقعی بات تو یہ ہے کہ شرفائے امام
 اہل بدعت بھی سرسبز نہ ہونے پائے
 جس سے بدعت نے ذالی کسی بدعت کی جاہ
 نیکوں اہل فتن کرتے کھینچ ل کر
 کامیابی سے ہم جلوں ہوتے جب وہ ب
 ایک ہی دار میں سب کو کیا تھی ہر ستر
 مرہا از تو شدہ دلیر بدعت زدہ
 اے رضا کرد خدا ذات گرامی حیرا
 اندر میں دور و جوارم شدہ دمعت حق
 میں نے تو صلیب رضا میں کیا جو کچھ کہ بیان
 تا قیامت وہ رہے نور فطرتاں مثل لمر
 مریخ اہل سنن مگر دین و ملت
 خاص کر اہل برہمنی کو تمام و کمال
 تھے پریشان و ذلیل اس حسب اہل بدعت
 ہر گمراہی مدح و ثناء خوان و افتخام احمد
 کس قدر حق نے وہاں سے انہیں حصہ
 کہہ ہیں روک سے حیران و پریشان عقول
 سب لدنی تھے نہیں انہیں کوئی جائے کام
 عیش و مقام سے اک شب بھی نہ سمنے پائے
 کھود کر پھینک دیا اس کو ہمداد خدا
 کہ کریں دین پہ ایجاد کوئی تازہ شر
 نغزہ خامہ افشا کر یہ چلا شیر رب
 اسکے خا سے میں تھا اس ذور کے ہمداد کا اثر
 دج بدعات و خطالات و بدیہا مردہ
 نائب لمر زسل حسب انعام بدنی
 کردی شاداب نخل سنن و ملت حق
 از ہر از خمس ہے آگاہ ہیں ار باب جہاں

اس کی جان نثاری دین کے واقعات سے اک واقعہ کا اظہار

اور اس کے ضمن میں اس کی تصانیف کا بیان بطور اختصار

واقعات اس زمانے میں بکثرت مشہور
اس سے ہو جانے کی مظلوم بحسن و خوبی
اظہار بھر کے جو مشہور تھے عالم فاضل
سب کی آپس میں ہوئی ایک جماعت قائم
نہ رہے ہر مخالف کی بکھراؤ کو دہشت
نامعدہ سے جماعت ہوئی سب میں مشہور
جب کہ باضابطہ یہ انجمن عدوہ نئی
کر کیا جانے نئے شہروں میں جلسہ ہر سال
نڑ میں علم میں ایسا نہ ہو مضمون یہاں
کل گرجتے ہیں آپس میں ہیں دینی بھائی
رائس کیسے وہابی و خوارج کیسے
میرزائی ہو کوئی یا کہ تہذیبی ہو
ایک ہو جائیں ہم جیسے کہ شیر و شکر
جس قدر کافر و بدویں یہاں ذکر کیے
اظہار بھر کے بڑے شہر میں جلسے ہر سال
آز میں نئی کے کیلئے ہے بہت روز شمار

ان میں سے اک کو کرنا ہوں جان اذکار
ہاں نثاری سنن راجعت طس انکی
الہ زور و مشایخ ہوئے ان میں شامل
ایسے سامان کے جس سے رہے وہ دائم
نہ اٹھائے یہ جماعت کبھی رنج فرقت
کوئی رکن اسکا کوئی صدر کوئی صدر
پھر ہر اک رکن کے صدر کے دل میں طبعی
تکبر ایسے ہوں یہاں من سکے حاصل ہوں
جس سے تو ہیں کئی لڑتے کی ہوتی وہاں
مان لو اس کو بجا دور کرو خود رائی
تفرقہ کیسا یہ آپس میں مدارج کیسے
ہر تہذیب کا کوئی پیلا ہو یا بھائی ہو
تو تو میں میں نہیں اٹھی ہے کریں اس سکندر
رکن عدوہ ہوتے ان سب میں کہ لہجے اونچے
منعقد ہوتے رہے از پنے تحصیل مال
مال و زر قوم سے تحصیل کیا نیک و نہار

مجھ سے ہوا ہانگی اس وقت پہلی خدمت
 بعدِ عودہ مجددی کے دیکھے مضمون
 پھر اسی وقت وہ جنین میں قلم کو لگا
 پہلی تحقیق سے لکھا وہ ہڈی کا دفتر
 دفترِ عودہ گمراہ میں بھیجا پہلے
 ڈرول دفترِ عودہ میں اسی دم آیا
 پھر اثامت میں مونا ہوئی سنی کمال
 سنی ہی رد کو ہوئے پتنگروں جاہل عالم
 نیر رشید و جامع کی ہوئی تباہی
 جلے کرتے رہے ہر سال وہ الہی خدمت
 اشتہارات کی تعداد کروں کیا میں پیش
 ردِ عودہ میں ہوا اتنے رسائل کا شمار
 ہیں رسالوں کے سوا اتنے ٹکڑے تو ہے
 مجھ سے صرف یہاں آتا ہوا ہے اتنا معلوم
 ان مرض محو ہوا نام و نشان عودہ
 تلف الہی مصلحت کے بڑوں کی ترویج
 جس کے ہر راہ ہے فضلِ خدائے اکبر
 شہرہ علمِ خدا داد امامِ دوران
 الہی عودہ کے لیے چھ فرامہ اقوال
 بہ حق ضمیر کوئی کافر و گمراہ کوئی

باعثِ مغفرت ہوگی یہ قیمتی خدمت
 گمراہ گمراہی سے پائے وہ سراسر مٹھوں
 رہا کیا اس کا جو رہ کرنے کے قابل پایا
 ہو کہ مطبوع وہ شائع ہوا ردِ انور
 پھر اراکین کی جانب وہ گیا ہے کھلے
 رعبِ حقِ صدور اراکین کے دلوں پر پھیلا
 گمراہ عودہ سے خبردار ہوا ہر غافل
 مرضِ جہل سے فی الفور حج و سالم
 قلتِ جہل و غفلت کی گئی ظلیانی
 لشکرِ رد بھی تعاقب میں رہا ہے دولت
 اس نے تصنیف و رسائل کے سوسے کم دہش
 کل تصانیف بہت اس صحیفہ ذکاوت سے پار
 جس کو جو شوقِ برائی میں وہ آ کر دیکھے
 آگے تفصیل تصانیف کروں گا مرقوم
 تل گئی خاک میں وہ شوکت و شانِ عودہ
 کر سکے گا تو وہی جس پہ ہو نہیں تائید
 اس پر غالب ہو بھلا ساری خدائی کیونکر
 دور و نزدیک ہوا بفضلِ ستار
 ان پہ توروں کے علم پہ تحقیق کمال
 مذہبِ حق کا مخالف کوئی بد خواہ کوئی

قوم نے اپنا کیا دنوں جہاں کا نقصاں
کانٹ پر میں جو ہوا جیسے اول کا ظہور
آئیں لکھا تھا کہ اسے فاضل عالی زرت
عالموں کی طرف اس جیلے کی نسبت ہے حضور
المرض نے مجھے تشریف وہ اہل حضرت
چند کا ہاٹکے شامت سے بھرے آئے نظر
دیکھ کر انکی شامت کو ہوا ہرج و مرج
لنگھو انکی یہ بھری بکروں سے پا کر یہ کہا
بس اسی وقت سے بدلت ہوئی اس پر طاری
حالت گرہ میں پر عرض کی اسے سب جہاں
دین حق سنت اطہر پر ہیں صلہ آور
ہے تمہارا تو ہی اور تجھی سے فریاد
اسے نئی وقت داد ہے کہ یہ سب بد کردار
انھیٹ اللہو اسے خسرو والا حکمین
بھری خواہش ہے کہ ان سب کے گھوں رہے شدید
سنی بھائی میرے گروہ نہ ہونے پائیں
جو کہ کھو بیٹھا ہے مل جائے اسے وہ گوہر
ہوں میں ناکارہ مگر سچا ہوں بندہ حیرا

وہیت تعدہ کا بھرا ہے یہ مہانت کا نشان
نامہ صدور نے برلی کیا فاضل کے حضور
منفقہ ہوگا گھان روز یہاں اک جلسہ
آئے آپکے آنے سے ہوگا ہمیں سرور
تین دن تک دی اس جیلے میں انکی شرکت
مذہب حق کے لئے تھے جو مثال شتر
ہاتھوں سے کیا اس پار سے میں اظہار حق
ہم تو جاتے ہیں کھلی اس میں نہانے سولی
مل کیا دل اور بھنے آنکھوں سے آنسو جاری
خالق عرش پر میں ہادی جن و انساں
اہل عقیان وطن کر کے کھینٹی مل کر
مذہب پاک کی تو کرنا ہیٹ اعدا
جاتے ہیں کہ مٹا دیں تیری سنت کی بہار
اہل باطل کے تو مٹوں سے بچا تھر دین
جس سے ہو ملت حق کی برسر تانیہ
گوہراں ہاں کا دھوکے میں نہ کھینے پائیں
جو گرا ہوا خطرات میں وہ نکلے باہر
تیری اعدا اگر نکلاے گی ہازد میرا

۱۔ جن کان پر کلمات اشعار کی جو سے اس طرف طے کروا دیا گیا۔

۲۔ صداس پہلے پہلے کے نام ہوائی نہ کا قصداں ہوائی اولی کا ہندی تھے۔

اس زمانے میں بتائے تو کوئی ایسا نتیجہ اس قدر جس میں تحریر موجود ہے وہاں بھیجے
(مستحق چار)

شمار علم و فنون جن میں پانچ سو یا کچھ کم و بیش رسائل تصنیف فرمائے

وہ علوم اور فنون اس کے ذرا سن لیجئے ساتھ تھے پانچ سو جن سب میں رسائل لکھے
حاشیہ پر ہے مناسب کہ انھوں نام لکھے تاکہ یہ علم رہے پاک و بری وقت سے
فصل ہادی ہے نہیں اس میں کسی کا حصہ ہیں مگر جس کو محتاجت وہ کرے یہ ذمہ
انکی قدرت میں ہی سب بہ کوہ قدر پہنچان جا سمیت میں جسے چاہے کہتاں سے فنوں
نیک رفتار زمانہ سے یہ بتا ہے جہاں اس کا ہم رجہ نہ ہوگا کوئی تا فتح نہاں
کون ایسا ہے تاہذا تو کثیر التالیف کون لکھا ہے ہوئی کس سے جاتی تصنیف
کل جہاں میں ہے نظیر انکی بھی ملتا مشکل علم دن کس نے کے اتنے تاہذا حاصل

- ۱۔ اکبر رسائل پنج سو کر تالیف ہوئے لہذا سب کتب خانہ ضمیمہ جامعہ اسلامیہ سے منگوا کر یہ صفحہ لکھے
- ۲۔ (۱) تعمیر کلام مجید (۲) گویہ (۳) لڑکھل (۴) مددیت شریف (۵) لغز (۶) اصول لغز (۷) لغز (۸) کلام
- ۳۔ (۹) ارم کلام قرآن شریف (۱۰) سیر (۱۱) حجاب (۱۲) ازلیب (۱۳) ازلیب (۱۴) ازلیب (۱۵) اصول (۱۶)
- ۴۔ لغز (۱۷) سلوک (۱۸) اختلاف (۱۹) اذکار (۲۰) ادب (۲۱) سیر و مطالب (۲۲) تلوین (۲۳) گیم (۲۴)
- ۵۔ دیباچہ (۲۵) اشعار (۲۶) کلام و سراج (۲۷) اشعار (۲۸) سیر (۲۹) تعمیر (۳۰) ازلیب (۳۱)
- ۶۔ رقی (۳۲) کلام (۳۳) حساب (۳۴) اصول تصدق (۳۵) زیارات (۳۶) تزیین (۳۷) مثنوی
- ۷۔ (۳۸) دیباچہ (۳۹) لغز شریف (۴۰) لغز (۴۱) ازلیب (۴۲) ازلیب (۴۳) ازلیب (۴۴) ازلیب (۴۵)
- ۸۔ سب (۴۶) ازلیب (۴۷) ازلیب (۴۸) ازلیب (۴۹) ازلیب (۵۰) ازلیب (۵۱)
- ۹۔ غیر منقول (۵۱) ازلیب (۵۲) ازلیب (۵۳) ازلیب (۵۴) ازلیب (۵۵) ازلیب (۵۶)
- ۱۰۔ ازلیب (۵۷) ازلیب (۵۸) ازلیب (۵۹) ازلیب (۶۰) ازلیب (۶۱) ازلیب (۶۲) ازلیب (۶۳)
- ۱۱۔ ازلیب (۶۴) ازلیب (۶۵) ازلیب (۶۶) ازلیب (۶۷) ازلیب (۶۸) ازلیب (۶۹) ازلیب (۷۰)

صفت فتاویٰ بطور مجموع وفرادی و دعائے اشاعت

بارہ جلدوں میں ہوا جمع فتاویٰ رضا ہر جلد ہے ضخامت میں بڑا سا دفتر ہر جلد میں ہے مرقوم مساکل صد ہا کل فتاویٰ میں اگر دیکھو تو ہیں چند ہزار یعنی ہر علم کے ہر فن کے ہزاروں فتوے پھرتے کسی طور گلستانِ شریعت ہو یہ نیکووں ایسے ہی ہیں انہیں مساکل مرقوم اک صفت اور بھی ہے کہ جو انکے دین کے یہ وہ استاد ہے جو ہو گیا شاگرد اس کا یہ وہ فرس ہے کہ سے جو خوش چلتی اختلافات انہ پر خبر داد کرے اس مسئلہ جاتی عدم پھر میں رہتی حساب چاہل شرع کو کہتا ہے عالم فاضل اس فتاویٰ کی صفت مجھ سے جو کہیں طور میاں جلد نول کی طرح جملہ ہو یارب مطبوع بحر فیض اس کا بیش رہے جاری یارب غیب سے انکی اشاعت کا جو سماں ہو جائے اعلیٰ صفت جو کہیں دل سے توجہ اس پر

ہیں حاتم بھی کنی اسنے جلد کے سرا ہر ضمیر ہے توسط کے کتب سے پڑھکر نور تحقیق و جاہت سے منور جملہ ہے ہر اک رنگ کا ہر پہول مثال گلزار پھر کنی ایک زبانوں کے ہیں اس میں چلتے پھرتے کس بات سے بہتان جاہت ہو یہ غیر میں سیکھو جو دین کا ہے بالکل معدوم اس فتاویٰ ہی سے ہو جاتے ہیں اکثر پھلے تھوڑی مدت میں بتایا اسے اہل انوار ہے نہیں اس میں کوئی رنگ کی ہانے کی حقیق قول بتا کر تمہیں خوشبار کرے یہ وہ قاکہ ہے کہ بھاتا ہے منزل پہ کتاب عالم دین کو بھاتا ہے فقیر کمال خاص عاجز ہے زبان تنگ کراں کیسے چاہ پھر یہی ہوگا زمانے پھر کا نام مشہور ان کے سیر پہاں اہاب نہیں سب کس پھر تو خود شہید ہوتی ہر جگہ تاہاں ہو جائے کیوں نہ مطبوع پھر ہو جائے یو دینی دفتر

ہوگی سرور بہت روحِ رضا اسے پارہ خیر کونین سے یہ ہے نہ بہت پارہ
اس سے بڑھ کر نہیں دنیا میں ہے خیر جاری اس سے خوشنود خدا اور رسول ہادی

واقعاتِ تاریخِ رحلت

اب یہاں ہوتا ہے وہ حادثہ ہوشِ نرہا
مل گیا چراغِ بریں آیا زمیں کو لرزہ
بارغِ ملت نے اثر پارِ فرسوں کا پلٹا
ماتی چارہ پہن کر ہوئی سنت کی مروں
نچرہ دینی حلیہ بھی ہوا پڑ سرور
اہل سنت کی صحیبت کا یہاں ہے دشوار
کیا کہیں کس سے کھنڈ اپنی پریشان حالت
آٹھ گیا بعد سے انہوں وہ حکمِ زماں
چھپ گیا اور اجمل میں وہ سرِ علم و عمل
تمام لیں اپنے بچے کو بھاننِ رضا
اب تفصیل سے سنیں غور سے احوالِ وفات
جب کہ تاریخِ ہوئی ماہِ سفر کی بھجیج
سالِ چالیسواں تھا تیرہ صدی کے اوپر
دلخا گر گیا اس کھنڈِ کافی سے سفر
کہہ چکا ہے نبی اللہ وہ عارفِ ہاند
حالتِ اہلِ برائی کا کروں کیا اکتا

یہ غمِ حزنِ عالم جس نے زمانے کو کیا
پنچ ابرہاب بھر سے ہوا جاری پشہ
نیرِ رشک و جہتی اور المِ محمد آیا
خلعتِ وحیہ شادوی و خوشی سے ماہوس
تکبِ اسلام میں رنجِ کشی و افسردہ
مد کو آتا ہے کبیر نہیں ہوتا اکتہار
مجل دیا دارِ فنا سے وہ امامِ سنت
بھر اہلِ سننِ داغِ اہلِ طلیاں
عمل کیا کرتا تھا جو عقدہٴ مائیکل
کام لیں حیلہ سے ہرگز نہ کریں واپلا
عرض کرتا ہے یہ منگیں اوپریشان حالات
تین بچتے ہیں سنتِ رہ گئے باقی بائیس
روزِ محمد تھا کہ وہ اہلِ سنن کا سرور
دمِ آخر بھی رہا ذکرِ خدا کے اکبر
از گیا مزاجِ رواں جانبِ جنتِ ناگاہ
گو یا ہر گھر سے قامت کا اثر تھا پیدا

کان میں جس کے بڑی یہ خیر روح گواہ
 دوسرے روز جنازے کو اٹھایا اس کے
 اس قدر ساتھ بنائے گا تھا لوگوں کا جھوم
 عید گاہ لے گئے وہ پاک جنازہ ہارہ
 شہر میں ایسا نہ معلوم ہوا کوئی مقام
 عمر سے کر کے فراغت ہوئی پھر اگلی نماز
 کوئی بیخود تو کسی پر ہوئی رقت طاری
 کوئی کہتا کہ رضا سے رہے راضی سوا
 عصر کے وقت ہوا دلن وہ شہدائے سنن
 لائق مسجد النور جو ہے بیت اعلیٰ
 ہے وہ بیت پسر اکبر اعلیٰ حضرت
 جس میں باروز قیامت ہے دعا کا شان
 نخل ہو گیا اس در قاتلے بیعت
 اب جہاں میں کوئی غمخوار و مدعا نہیں
 اسی حالت میں وہ تھا گا کہ بڑے اس پر نماز
 نولے پڑتے تھے مسلمان اٹھانے کیلئے
 جس طرف اٹھتی نگر ہوتے مسلمان معلوم
 کہ نماز اس کی وہاں پر ہو چکی ہے انب
 کہ جہاں اتنی جماعت کو ملے جائے قیام
 اس گزری کیسا ساں تھا نہیں ہوتا نماز
 کوئی بچھن کسی کی آنکھ سے آنسو جاری
 رجت اللہ طیبہ کی کسی لب پہ صدا
 رقت و فضل خدا اس پر رہے سایہ گلن
 اس میں مدفون ہوا نائب محبوب خدا
 کیا جان ہو سکھا اس دار کی شان و شوکت
 نیر چراغ سنن اخر اربع مرکان
 صرف اگلی نہیں عالم کی ہوئی اس سے نکلت
 کس پہری میں ہیں افسوس کوئی یار نہیں

فضائل پسرانِ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ حامد رضا خان صاحب

مولانا مصطفیٰ رضا خان صاحب زید محمد ہماؤڈ کر خرقہ پوشی پسر اکبر
 حضرت استفاد ہوتا ہے تو کہیں اے محمود
 علم میں فضل میں اتنا میں ہیں دونوں کامل
 جدت طبع میں اتنا میں ہیں دونوں کامل
 اہل بدعت کیلئے دونوں ہیں سیلے مسئول
 کہیں نہ ہو ہیں اسی گلن کے نزدیک ہوا

ہیں اسی شجرہ بہتان بدئی کے وہ شجر	ہیں اسی کان کراست کے وہ دونوں گہر
ہیں اسی بحرِ ہدایت سے وہ سُیری جادی	ہیں سے سیراب نہ کسی طور ہو دنیا ساری
جانشینی کے مناسب تھے وہی ان کبیر	تھے مزاوارِ خلافت وہی سنت کے نصیر
منصب و عہدہ اتمامِ قضاء کے سرور	برقِ معقول کے معقول کے ماہِ انور
عرسِ جہلم میں خلافت کا عمامہ سر پہ	پورا کبیر کے بندھا ٹوٹا ہونے اور باب بھر
خروجِ فقرِ مشایخ کو سیکامِ عشا	شاہِ مہدی نے بعد لطف اسے پہنایا
جانشینی ہو مبارک تھے اسے ابنِ رضا	خرقِ پھٹی خلافت بھی مبارک ہو سدا
بول بالا ہو تری ذات سے دین حق کا	بدعتیں ہوں تہے ہاتھوں سے ذلیل و رسوا
ہو شریعت میں طریقت میں مثالِ والد	ناصر و زندہ کن و فیضِ دہاں اسی نعلد

مناجات

ہے یہی وقت دعا ہائے الہا انصود	عاجزی اور تعزز سے ہو عرض مقصود
یا الہی ہے تری ہم پہ نہایت رحمت	ہے ترا جو اتم لطف و کرم ہے غایت
ایسے مرشد کی غلامی کا شرف ہم کو عطا	تیری رحمت نے کیا تیری عنایت سے ہوا
جو مقامات جہاں میں ہو مقامِ اعلیٰ	ہو ترے لطف و کرم سے وہی اسکا ماویٰ
اسے خدا اس کے ترقی مدارج کی نیا	دمِ دم لطفِ غلط ہو فزونی پہ سدا
ایکے مگر والوں کو اور جملہ پکانون کو خدا	نصیبِ مہر و تہلی و سکون کر دے عطا

۱۔ عرسِ جہلم مبارکہ تہ برحق سرور، جانشین، مدافع الازلی و کونہایت شن و اشک سے جو دارِ انوار
 سے ملانے کا بہشتی آظما جنتیہ و کرشمہ ہونے کا
 ۲۔ اس زمانہ میں صاحبِ جہاد نے یہ شرف کی نظر سے اس سے نہایت ہی خاصیت ہے۔

جوشِ ذہن اس کا ہے پشمِ فیشیاں بروم تا قیامت رہیں سیراب سب اہل عالم
 کر لگایا ہن رضا کو بھی عطا مبر و قرار رحمت و فضل ترا ان پر رہے لیل و نہار
 اس کی اُلفت میں محبت میں جانا ہم کو اسکے بندوں میں غلاموں میں اٹھانا ہنکو
 ہم سے راضی وہ رہا ہے اور تو اس سے راضی وہ جماعت میں ہماری ہو تو اسکا حامی
 اسے خدا حضورِ مہابت سے دعا پائے نیاہ اس کے صلئے میں جسے تو نے حبیب اپنا کیا
 تیرے اس پاک پیر پر صلوات اور سلام آل اصحاب جو اسکے ہیں ہوا ان پر بھی عام

صاحبِ ترجمہ قدس سرہ کے دو دعائے جو علمائے حرمین مطہین نے فرمائے
 اور دعائیں دیں جن کے اظہار کا وعدہ آخرِ لکھنؤ میں کیا گیا تھا
 وہ بطور اختصار یہ ہیں۔

نامِ مولانا محمد سعید ابن محمد باصیل ملتقی شائعہ و رئیسِ علماء مکہ مکرمہ

صلیہ کلمات: جزاء اللہ عن الإسلام والمسلمین افضل الجزاء وشکر

سماہ و اذم جزہ و حسناہ و کمالہ فی دنیاہ و آخرتہ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اسے اسلام و مسلمین کی طرف سے بہتر جزا دے اور اس کی کوشش

قبول فرمائے اور اس کی عزت و جمال و کمال دنیا و آخرت میں بيشردے۔

نامِ مولانا محمد صالح ابن محمد بن کمال ملتقی مکہ معظمہ

صلیہ کلمات: کثر اللہ ائمانہ و احسن ماله و عظم لنا ولہ بالحسنی

وزیادۃ خلقہ اجدادہ فیما قالہ و اقدادہ نصرۃ للحق و ازہاقہا للباطل۔ (ص ۶۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس کے امثال بڑھائے اور اس کا انجام بڑھائے اور ہمارے اور ہمارے

کا خاتمہ جسٹس دوید رائی نے فرمائے کہ خدا کی قسم اس نے حضرت حق و اہلک ہل کے لئے بیک خوب کہا اور فائدہ دینے۔

نام: مولانا سعید محمد بن سالم بن عمر لفظی اعلویٰ کی حدیث حرم شریف

معانیہ تخلصت: وبعد فوئی نظرتُ احرابة الشيخ الفاضل والعلامة الكامل
الأخ في الله الشيخ أحمد رضا حفظه الله وحضرنا جميعاً في زمرة
فليس المرئسي، فلقد قام بفرض الكفاية عن علماء المسلمين فجزاه الله
بصحة غيراً وقر بفضله عن سيد المرسلين - (ص ۱۶۳)

توجہ: زماں احمد می نے سردار فاضل علامہ کمال برادر دینی مولانا احمد رضا کے
جواب دیکھے اللہ اس کی حفاظت فرمائے اور ہم سب کو نئی پسندیدہ کے گروہ میں
انھارے واللہ کہ معصفت نے تمام طوائف اسلام کی طرف سے فرض کفایہ ادا کر دکھایا۔
اللہ تعالیٰ اسے اس کام پر نیک جزا دے اور اس کے فضل سے سید المرسلین صلی اللہ
نابیہ وسلم کی آنکھ بندی کرے۔

نام: مولانا محمد بن ابی بکر بن محمد حدیث حرم شریف

معانیہ تخلصت: فیللہ عن مولانہ ما اتقہ وما ابہاء اتع العولی بطول حیوہ
و جزاه عن الأمة لفضل الحرز - (ص ۱۶۵)

توجہ: معصفت کی قرآنی اللہ کیلئے ہے کہ تدریجاً اور کتنا خوبوں والا اللہ تعالیٰ اس
کی درازی عمر سے مسلمانوں کو بہرہ مند کرے اور اسے امت مرحومہ کے طرف
سے افضل جزا دے۔

نام: مولانا محمد سعید بن محمد بن سلیمان حدیث حرم شریف

معانیہ تخلصت: لقد اطمت علی ما کتبہ العلامة الأورحد الہمام الأمجد

مولانا الشیخ احمد رضا بلقہ اللہ تعالیٰ کل مقام احمد حجاز اللہ
 احسن جزاءہ وجعلہ ذخیرۃ لهذا الدین، وکثر اللہ من مثله علی سر
 القنین آمین۔

نوٹ: میں مطلع ہوں اس پر جو کلمہ علامہ یگانا صاحب بہت بلند مراتب بالاسلام اور
 رضائے اللہ تعالیٰ اسے مقام کمال ستائش کو پہنچائے، اللہ اسے اپنی جزاؤں میں
 سب سے بہترین جزا عطا فرمائے اور دین شہن کی حاجتوں کے وقت کام آنے
 کیلئے اسے ذخیرہ بنائے اور دہرائے مدت تک اسکے ذریعے لوگ بہشت میں
 بکثرت لائے آمین۔

نام: عالم گانہ حضرت مولانا قاضی

تفصیلات: هذه الأخریة السیدة الفاتحة علی راسخ علوم المؤلف
 العالم العلامة والفہامة الذی ہو فی الأعبان بمنزلة العین فی الإنسان
 جزاء اللہ تعالیٰ عنہ وعن المسلمین عبر الحزاء فی دار الأولى والأخرة
 ولنعنا اللہ تعالیٰ والمسلمین بعلومہ منادات ساطعة الشمس طالعة
 والنجوم ساطعة۔ (۱۲۹۰ھ)

نوٹ: یہ جواب صحیح و سوابق ہوتا ہے ہیں کہ مؤلف عالم علامہ قاضی لہارہ کہ کلمہ
 میں ایسے ہیں جیسے آدمی کے بدن میں آنکھ، ان کے علوم بہت بکے ہیں، اللہ تعالیٰ
 انہیں دنیا و آخرت میں ہماری اور سب مسلمانوں کی طرف سے بھرپور عطا کرے،
 اور ہمیں اور سب اہل سلام کو ان کے علوم سے نفع بخشے جب تک سورج چمکے اور
 ستارے طلوع کریں۔

نام: مولانا سید عظیم بن حافظ کبیر عظیمی صاحب کتب خانہ کتب حرم شریف

مصلحتہ تکلیف: فقد اطلمت علی أحوبة العلامة الفہامة الشیخ أحمد رضا فرجحدثها تامة المعانی والألفاظ التي لا یقدر علی مثلها أكثر الحفاظ علی الله بما له فی أعلى علیین مع أحبابه الأتباء والمرسلین
(نہ: ۱۳۱)

توجہ: علامہ فہار مولانا احمد رضا کے جواب میری نظر میں آئے ہیں میں نے معافی میں کمال اور الفاظ میں نام پائے اسکی تصنیف پر اکثر وہ لوگ قادر نہیں جو حفاظ عظیم کہلاتے ہیں اللہ عزوجل سب سے بلند تر فردوں کے غروں میں اپنے پیار سے انبیاء و مرسلین کے ساتھ اسے بلند رسائی دے آمین۔

نام: مولانا اختر محمد خان بخاری فہار حرمین عظیمی

مصلحتہ تکلیف: لا یری إلی هذه المعاملة الناعمة فواتها وإن أمکن تحریرها من غیر مؤلفها الأکملین التحریر۔ لکنها مما یستمد إتمامها فیما ذکروه من زمان قصیر۔ (نہ: ۱۳۲)

توجہ: کیا اس سووندی کے لکھنے دیکھنے کے معنی اسی تحریر جزو ہیں، کمال ماہر علوم کے سوا اگرچہ دوسرا بھی لکھ سکے مگر یہ بہت دور ہے کہ اسکی تحریر اتنی مدت کو تازہ ذکر میں تمام ہو سکے۔

نام: مولانا آدم بن جمیری

مصلحتہ تکلیف: الأخ الصالح العالم العلامة أحمد رضا عن سلمه الله الحذبان۔ (نہ: ۱۳۳)

توجہ: برادر صالح عالم علامہ احمد رضا خان سلمہ اللہ الرحمن

نام: مولانا عبدالرزاق قادری رحمۃ اللہ علیہ (ابن عبدالصمد قادری)

معانیہ کلمات: عہدہ المحاماة النافعة التي سببها العلم العلامة عمدة المحققين وعلاصة أهل العلم واليهن الشيخ أحمد رضا رزقا الله وياه شفاة التي المصطفى، لم لمرى لسناً بمدح مولفها والإطراء بذكر مصنفها والتي لعلى أن بمدح هذا العلم الكامل، وأين الفراعين يد المتداول. (۱۵۱۵-۱۵۱۳)

فَحَسْرَةَ الشَّيْءِ غَدَاخَيْرَ خَزَائِبِهِ وَوَفَاءَهُ مِنْ تَكْمُرِ الْخَشَوَدِ الْقُدْسِيِّ
وَحَسْبَةَ خَلْقَانَا مَا يَتْرُكُهُمْ وَتَحْسَنَاتُ ثَوْبِ الْعَزَّةِ وَالْإِخْوَانِ
ترجمہ: یہ مجالِ انور ہے، عالم علامہ محمد اکملین غلامِ اہل علم و تحقیق مولانا احمد رضا نے لکھا اللہ تعالیٰ ہمیں اور اسے نبی مصطفیٰ کی شفاعت نصیب کریں میں وہ زمانہ نہیں پاتا جو مدح مؤلف میں رواں ہو اور ذکر مصنف کی شانِ خواں ہو اور محمد جیسا اس عالمِ کامل کی کہاں مدح کر سکتا اور ڈر یا تک ہاتھ کیے مگر پیچھے۔

خدا کے پاک اسے اجر جلاوتے عدوِ حاسد کے نکروں سے پھانے

مراویں آرزوئیں پوری فرماتے رضاؒ سجد کا خلعت پہناتے

نام: مولانا شیخ احمد کی رحمۃ اللہ علیہ چشمی ساری لادائی مدنی حرم شریف اور مدرسہ

الحمیدیہ الرکبہ مظفریہ (جل خفایا نے جامی مولوی شاہ ابد اللہ صاحب

معانیہ کلمات: فلله برة لقد اجاد فيما اتاد المؤلف كثر الله امثاله واعد له ملك كيف لا وهو النفي، النفي، العلم، العسل والفاضل، الكامل، الأدب، الأرب، الحبيب، النسيب، المحلوي جميع العلوم من المنطوق والمفهوم مني الشريعة السنية ومؤيد الطريقة الشرعية

حضرت السید الفلک الفرید سراج الزمان مولانا مولوی الحاج محمد احمد رضا خان بن القاضی مولانا مولوی الحاج محمد نقی علی خان مدنی صاحب المظفرۃ والرضوان، جزاعلمنا اللہ عنہ وعن المسلمین غیر الحزاء وحشرنا وإلھم تحت لواء سید ولد عدنان إلا وهو البحر الفہام النی بالسیف الصمصام فطی کل دلیل لا دلیل لا یضطرب عن قال و قیل و کل سطر سطر کحرف الاکلیل بل ہذا هو الفصل العین الناعل من الناعم والنعیم۔ (۱۶۶-۱۶۳)

ترجمہ: مصنف کی خوبیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے لئے کہ اس نے جید افادے دیئے اللہ تعالیٰ اہلسنت میں انکے امثال برمائے اور اسکا انجام سعید فرمائے اور کیوں نہ ہو کہ وہ کون ہی ستر پر بیڑ مگر عالم جلیل فاضل کامل ادب عاقل مسہب ربوں میں ذی عزت جسے مخلوق و مظلوم جمیع علوم کی جامعیت زدہ کن شریعت روشن قوت وہ طریقت اسمن سعید فرشتہ آسمان یکجا چراغ ذہن مولانا مولوی حاجی محمد امجد رضا خاص ابن فاضل مستغرق بدو لا بہائے مظفر سے درخشان مولانا مولوی حاجی محمد تقی علی خاص اللہ عزوجل دونوں کو ہماری اور تمام مسلمانوں کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور ہمیں اور ان کو سردار اولاد و مددگار کے زیر نشان افمائے، وہاں ہیں وہ علوم کو احسن دینے والا کثیر الفہم و دہش برہن لایا جس کی مدعا نہ کہی نہ کرے اسکی ہر دلیل پر دلیل ہے جو کسی کی گفتگو سے جنٹیش نہ کرے ہر سطر کہان اور قوں میں آشکار ہے گویا کتابہ تاج جو امیر نگار ہے ہیں جو اب حق و باطل میں روشن فیصلہ کرنے والے ہے نرم و درشت کو چھان کر جدا کر دینے کا آلہ ہے

نام: مولانا عبدالوہاب بن عبدالصمد خلی قادری کی

مصائبہ کللیات: العالم العلامة الحلیل المشہر القاضی قدسہ الاماکن الشیخ
احمد رضا خان حماد اللہ من شہور الزمان، وجزاء اللہ عن الإسلام
والمسلمین وبلغ اماله ومنحه الحکمة وفضل العطاء ولفاد من حسن
احوتها أهل العلم ونوی الألیاب۔ (ف: ۱۰۵)

توجہ: عالم علامہ زبردست مشہور فاضل متقدمی فاضل مولانا احمد رضا خاں پروردگار
شہرہ زمانہ سے انکی حالت فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے اسکو جزا دیکر
دلی آرزوؤں کو پہنچائے اور اسے حکم علم اور ہر بات میں قول لعل کہنا کرے اور ان
جو اہل کی غریبی سے اہل علم و ادب و اہل کونکے سے تائید فرمائے۔

نام: مولانا محمد بن محمد بن محمد حرام

مصائبہ کللیات: العالم العلامة والحر القہامۃ الشیخ احمد رضا متصفا اللہ
بکول حیاته وانفاس علینا من برکاتہ۔ (ف: ۱۰۶)

توجہ: عالم علامہ علوم کو حسن دینے والے لہا مولانا احمد رضا اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی
درستی مر سے بہرہ یاب فرمائے اور اس کی برکتوں کا ہمیں فیض پہنچائے۔

نام: مولانا جان محمد الطیب قادری اور کرم کے مشرف

مصائبہ کللیات: طاعت هذه المعاملة فوجدتها فی بابها فریدۃ صدرت
عن علم سابق ونحن راہق شعراء اللہ تعالیٰ عن جمیع أهل الإسلام
أحسن الجزاء ووزقنا ویاء شفاعة سید الأصفیاء۔ (ف: ۱۰۷)

توجہ: میں نے یہ لالہ دیکھا تو اسے پایا کہ اپنے باپ میں گوریکتا ہے سبقت پہنچانے
والے علم اور توجہ میں ڈالنے والے ذہن سے پیدا ہے اللہ تعالیٰ معصوب لہا کو تمام

اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزاء سے اور ہمیں اور اسے ثقامت سپہ الامتیا، روزی فرمائے۔

۴: مولانا مفتی ابوالخیر احمدی عیدالغفر میر داد پورس خطیب الامام مسجد حرام

معانیہ کلمات: العلامة الفاضل الذی بتویر ابصارہ یحلّ المشاکل
والمعاضل، المستی بأحمد رضا بحان، وقد اقل اسمه مستاء، وطابق
فر القاطن جوهر معناه، فهو کثر الدقائق المتعصب من عزائن الذمیرة،
وشمس المعارف المشرقة فی الظہیرة، کتشاف مشکلات العلوم فی
الباطن والظاہر، بحق لكل من وقف علی فضله أن یقول کم ترک الأول
للآخر۔

وَقَدْ وَانْ كُنْتُ الْأَجْبَرُ زَمَانًا لَا يَسْأَلُ تَسْتَجِبَةُ الْأَوَّلِ
وَلَيْسَ عَلَى اللَّهِ بِسُنَّتِكُمْ لَنْ يُخْتَصَّ قَلْبُكُمْ فِي وَاحِدٍ

نصراء اللہ تعالیٰ عن المسلمین المعتدین بامه الهدی والذین الحراء
الواقر ونفع به وبتالیفه فی الأول والآخر ولازال علی مسر الزمان رفعا
لواء الحق ناصر الاہل ما تعاقب الملوان ومقع اللہ الوجود بنحیہ وما
برج ملحوظا بعون اللہ وعناہتہ۔ (ج ۱، ص ۲۰)

توجہ: علامہ کا اصل کہ اپنی آنکھوں کی روشنی سے مشکوں اور دھواں میں کوئل کرنا
ہے۔ احمد رضا خان جہاں ہا سکی ہے اور اسکے کام کا سوتی اس کے سنی کے جہاں
سے مطابقت رکھتا ہے تو وہ ہار کیوں کا قرآن ہے مخلوق انبیوں سے پتا ہوا اور
معرفت کا آداب ہے جو نیک ادب کو چمکا علموں کے مشکلات ظاہر و باطن کا
نہایت کھولنے والا جہاں کے فضل پر آگاہ ہوا سے مزاد ہے کہ کہے "اگلے پچھلوں

کے لئے بہت جگہ چھوڑ گئے۔

زمانے میں میں گر چہ آخر ہوا وہلا آں جو انہوں سے ممکن نہ تھا
خدا سے کچھ اس کا نصیبانہ جان کہ ایک شخص میں جمع ہو سب جہاں
اللہ تعالیٰ صفت کو ان سب مسلمانوں کی طرف سے جو آخر جاہت دین کے پیرو
ہیں، جزام کثیرہ سے اور اس کی ذات اور اس کے تعنیفات سے انہوں اور بچھلوں کو
تبع بخشے اور وہ راجتی دنیا تک حق کا نشان بلند کرتا مال حق کو دو بتا رہے، جب تک
تک دو شام ہوا کرے، اللہ تعالیٰ اس کی زندگی سے تمام جہاں کو سیرا مند کرے اور
بیشود و مٹا پاتا الہی کی نگاہ اس پر ہے۔

نام مولانا شیخ علی بن محمد بن کمال

معلقہ کلمات: حقیق بالقبول والإذعان، ما جاء به هذا النعم اللامع،
والسيف القامع وقاب الوعایة ومن كان لهم تلبح، الشیخ الفکیر،
والعلم الشهیر، مولانا وقدوتنا أحمد رضا خان البریلوی سلمه الله
وأعانه على إعلاء الدين المرفین۔ (ج ۳۱)

توضیح: ماننے اور گردیدگی کے لائق ہے، جس کو یہ روشن ستارہ لایا وہ وہاں اور ان
کے تابعین کی گردنوں پر چھ پر اس ماستاد معظم اور نامور کارسروار اور کارا شہوکار
رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اسے سلامت رکھے اور دین کے دشمنوں دین سے نکل
جانے والوں پر اس کو فتح دے۔

نام مولانا شیخ محمد عسکری ابن شاہ محمد صاحب الزادہ شیخ الدلائل

معلقہ کلمات: العلامة البحر الطمطم، المقوال المفضل المتعام، النکر
البحر الهمام، الأربب اللیب المتفام، فوالشرف والمجد المقدم،

الذکی الزکی الکرام، مولانا الفہامۃ الحاج، أحمد رضا بیان کلام اللہ
 نہ ایسا کلام، ولطف بہ فی کل مکان، فی ما یسط وحقق، ووسط
 وحق، لوسط وزعہا، ولرشد وهدی، فیحب أن یکون المرجع عند
 الإشتیاء إلیہ، والمعول علیہ فحزاء اللہ الحزاء الشام، واسع علیہ نعمہ
 غایۃ الإتمام، وأطال طیلتہ طوال النعم المستدام، بلوغہ عیش لا یسأم
 فیہ ولا یسأم۔

توجہ: عالم جلیل دریائے ذخائر پر گو سپر افضل کثیر الاحسان الیہود ریائے بلند ہمت
 ذہین دانشمند بزمائے کنار شرف، عزت و سبقت والے صاحب ذکا، سحرے نہایت
 کرم والے ہمارے مولا کثیر الغم حاشی اللہ و رضا خاں نے کہ وہ جہاں ہوا تھا اسکا ہو
 اور ہر جگہ اس کے ساتھ لطف فرمائے اس تحصیل تحقیق و درجہ و ضبط و تدقیق میں ماہ
 صواب پائی انصاف کیا اور عدل کیا اور رہنمائی و ہدایت کی تو واجب ہے کہ فیہ
 کے وقت اس تحقیق کی طرف رجوع کیا جائے اور اسی پر اتکا ہو تو اللہ سے پوری
 جزا بخشے اور اسپر اتکا دے کی اپنی نعمتیں کثیر و المکر سے اور ابد الابد تک اس کے
 فضل کو نوحہ کرے، نہایت وسیع بیش کے ساتھ جس سے حق نہ آسکائے، نہ کوئی
 حادثہ پیش آئے۔

نام: مولا محمد یوسف خیل

معانیہ کلمات: حضرة الفاضل شکر اللہ سعبہ وکالید الطولی عند اللہ
 ورسولہ۔ (ج ۶۹)

توجہ: حضرت مفضل کی اللہ تعالیٰ سنی منظور کرے اور اللہ ورسول کے نزدیک اس کا
 بڑا اقتدار ہے۔

تَمَّ سَوْلَانَا سِدْقًا مَرْدِيًّا فِي حَسْبِ كَيْدِي سَهْرًا

معلقته كلفات: قد من الله تعالى على وله الحمد والشكر بالإجماع بحضرة العلم العلامة، والبحر البحر الفهامة، ذي العزائم الغزيرة، والفضائل الشهيرة، والتأليف الكثيرة في أصول الدين وفروعه ومفردات العلم وجموعه، التي يضيء الحق بها من نور مشكاته فأبصرت من أوصاف كماله مالا تستطاع، أبصرت علم علم عالي العناء، وبحر معارف تتبطن منه المسائل كالأنهار ضاحب الذكاء الرابع، حامل العلوم الذي سبها التراجع، المعطل بلسانه في حفظ تقرير علوم الشرائع، المستولي على الكلام والفقه والقراءات، المحافظ بتوفيق الله تعالى على الآداب والسنن والواجبات والقراءات، استلذا العربية والحساب، بحر المنطق الذي تكسب منه لآله أي اكتساب، سهل الوصول إلى علم الأصول، إذ لم يزل لها والفضاء حضرة مولانا العلامة الفاضل العولوي البريلوي الشيخ أحمد رضا أطال الله حياته، وأدام في الدارين سلامته، وجعل قلعه سيقاً مسلولاً يعمد إلا في رقاب المحطلين، آمين اللهم آمين. (ج ٣٩-٤٠)

قد ذكرت عند رؤيائه، قول الشاعر:

كَانَتْ مَسْأَلَةَ الرَّكْبَانِ تُعِيرُنِي عَنْ أُخْتِكَ نِي سَيِّدِ الْكَلْبِ لُخَيْرِ
لَمْ نَلْقَئَهَا فَلَا وَاللَّهِ مَا نَظَرْتُ إِذْ نَافَى أَحْسَنَ بِمَا قَدْ رَأَى بَصِيرِ

ورأيت نفسي ذاعي و حصر عن البلوغ في وصفه في البيعة والوطر.

لوچھ: ہے شک مجھ پر اللہ کا احسان ہوا کہ میں حضرت عالمِ خلاصہ سے ملا جو زبردست عالمِ دینا نے عظیم الفہم ہیں جن کی فضیلتیں وافر اور بڑائیاں ظاہر اور دین کے اصول و فروع اور علم کے طبقہ و مجموع ہیں تصانیفِ نوکاثر جن کے نورِ قدیل سے حق روشن ہوا تو میں نے وہ نکال ان میں دیکھے جن کا بیان طاقت سے باہر ہے میں نے علم کا کوہِ بلند دیکھا جس کے نوکِ کاستون کو چما ہے اور سرفروں کا ایسا اور یا جس سے مسائلِ نبیوں کی طرح چمکنے ہیں میرا بڑا امن والا ایسے علوم کا صاحب جن سے فساد کے ذریعے بند کئے گئے تفریحِ علومِ نبویہ کی مخالفت میں طاقتور زبان والا جو علمِ کلام و فقہ و فرائض پر تجھے کے ساتھ حادی ہے۔ تو فتنی الہی سے مستحبات و دشمنی و اہیات و فرائض پر مخالفت کرنے والا عربیت و حساب کا ماہر منطلق کا وہ اور یا جس سے اس کے موتی حاصل کئے جاتے ہیں اور گہسی خوبی کے ساتھ حاصل کئے جاتے ہیں علمِ اصول تک وصول کا آسان کرنے والا اس لئے کہ بیشِ انگی ریاضت رکھتا ہے حضرت مولانا علامہ فاضل مولوی بریلوی احمد رضا اللہ تعالیٰ انکی مراد ذکر سے اور دونوں جہاں میں اسے بیشِ سلامت رکھے اور اس کے علم کو وہ نتیجہ بہت کرے جس کا پیام نہ ہو مگر اہل بطلان کی گردنیں ایسی کر یا اللہ ایسی۔ تو مجھے انہیں دیکھ کر شاعر صاحب کا قول یاد آیا۔

قالے جانبِ احمد سے جراتے تھے یہاں حالِ دریافت پہ سنتا تھا نہایت اچھا
جب طے ہم تو خدا کی قسم ان کا نونے نے اس سے بہتر نہ سنا تھا جو نظر سے دیکھا
اور میں نے اپنے آپ کو انکی مدح میں مراد خواہش کی مقدار تک پہنچنے سے عاجز و
درماندہ دیکھا۔

نام مولانا شیخ محمد عابدین صاحب مدظلہ العالی

صاحبہ کلمات: لما وفق الله لإحياء دينه القويم في هذا القرن ذي الفتن و
 نشر العقيم، من أراد به سعيراً من ورثة سيد المرسلين، سيد العلماء
 الأعلام وفضل الفضلاء الكرام، وسعد الأمة والدين، أحمد السير،
 والعدل الرضا في كل وطرف العالم العامل ذو الإحسان، حضرة مولانا
 أحمد رضا خان، فقام في ذلك بفرص الكفاية، وقمع براعيه القاطعة
 ضلالة المبطلين الباندة لدى الدرابة، ومن الله على في أسعد الأوقات
 وأشرف الطوائع، وأبرك الساعات، بالتيتمن بشمس سعده، واليها
 بساحة إحسانه وجوده، (ج، ۱۶-۱۷)

توجہ: جب کہ اس وقتوں اور عالمگیر شکر کے زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اس دین میں کون
 زندہ کرنے کی اسے توفیق بخشی جس کے ساتھ بھائی کا ارادہ کیا، جو سید عالم صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وارثوں سے ہے طوائف مشاہیر کا سردار اور معزز قاضیوں کا
 بانی افکار، دین و اسلام کی سعادت، نہایت محمود سیرت، ہر کام میں پابند ہے،
 صاحب عدل عالم باعمل، صاحب احسان، حضرت مولانا احمد رضا خاں تو اس نے
 اس باب میں فرض کلا یہ ادا کر دیا اور اپنی قطعی جہتوں سے اہل بطلان کی اس گمراہی
 کا قلع قمع کر دیا جو اب علم پر ظاہر تھی اور اللہ تعالیٰ نے سب سے نیک وقت اور
 سب سے بہادر تر سعادت میں مجھ پر احسان کیا کہ مشلا الیہ کے آفتاب سعادت
 سے مجھے برکت ملی اور اس کے احسان و بخشش کے میدان میں، میں نے پناہ پائی۔

نام مولانا جمال بن محمد بن حسین مدظلہ العالی

صاحبہ کلمات: عزى الله حضرة ذى الاحسان المولى احمد رضا خان،

حيث قام بفرض الكفاية، ووفقه لما يحب و يرضاه، وبنفعه من الخير ما
 ينمناه آمين اللهم آمين۔ (ج ۶ ص ۵۶)

توجہ: اللہ تعالیٰ حضرت صاحبِ احسان مولیٰ احمد رضا خاں کو جزا عطا فرمائے کہ
 اس نے فرض کفایہ ادا کیا اور اسے اپنی محبوبہ پسندیدہ باتوں کی توفیق سے اور اس
 کے سبب مراد اُسے غیر عطا فرمائے یہی اسی کر اسے اللہ ایسا ہی۔

نام: مولانا شیخ اسعد بن احمد دہقان بدری حرم شریف

مقالہ نگار: نازمہ الزمان، وتبیحة الأوزان، العلامة الذي اختصرت به
 الأواسر على الأوائل والقهامة الذي ترك بتياته سبحانه بقل، سيدي
 وسندي الشيخ أحمد رضا عان البريلوي ممكن الله من رقاب أعلامه
 حسامه ونشر على هام غزه أعلامه۔ (ج ۸ ص ۵۸)

توجہ: ہمارے روزگار و نظام عمل و نہاد ہے وہ نظام جس کے سبب پچھلے اگلوں پر فکر
 کرتے ہیں اور پچھلے فہم والا جس نے اپنے بیان روشن سے صحیح فصیح البیان کو باقی
 ہے زبان کر چھوڑا میرا سردار اور میری سند حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ
 اس کے دشمنوں کی گردنوں پر اس کی توار کو تاجید سے اور اس کے سزا سے اس کے
 نشانوں کو کشادہ کرے۔

نام: مولانا شیخ عبدالرحمن دہقان

مقالہ نگار: عمدة العلماء العاملين، زبدة الفضلاء الراسخين، علامة
 الزمان واحد النهر والأوزان، الذي شهد له علماء البند الحرام، بأنه
 سيّد الفرد الإمام سيدي وملاذی، الشيخ أحمد رضا عان البريلوي
 تمنّا الله بحياته والمسلمين ومنحني عليه فإن عليه هدى سيدي

لرسلمین، و حفظہ من جمیع جہاتہ علی رزقہم انوار الحاسدین۔

توجہ: عالمانِ اہلِ کلمت اور رسوخ والے فاضلوں کا غلامِ عام نہاں کیا گئے روزگار جس کے لئے علمائے مکہ معظمہ کو اسی رسد ہے ہیں کہ وہ مردار ہے بے نظیر ہے امام ہے میرے مردار اور میرے جائے پناہ حضرت احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور مجھے اس کی روش نصیب کرے کہ اس کی روش سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی روش ہے اور حاسدوں کی ناک خاک میں دگڑنے کو کشش جوت سے اس کی حماقت کرے۔

نام محمد سیف افغانی بدری بدر سے مولیٰ و التوحہ مکہ معظمہ

مغنیہ کلمات: الفاضل العلامة والحبر الفہامة المستمسک بحبل اللہ العین، النحافظ منار الشریعة والدين، من نصرت لسان البلاغۃ عن بلوغ شکوہ، و معجز عن القيام بحفہ و برہ، الذی انصهر بوجود الزمانہ مولانا احمد رضا خاں، لا زال سالکاً سبیل الرشاد، و ناشر التوبۃ الفضل علی رؤس العباد، و ادامہ اللہ للذنب عن الشریعة العزواء و ممکن حسامہ من رقاب الأعداء (ج ۲، ص ۶۲)

توجہ: فاضلِ عامرہ دہ رائے لہار جو اللہ کی مظلوماری تھا مے ہوئے ہے وہیں اور شریعت کے ستونِ روشنی کا حافظ و نگہبان وہ کہ زبانِ بلاغت چکا شکر پورا ادا کرتے ہیں تاہم اسکے حقوق و احسانات کی خدمت سے عاجز ہے وہ جسکے وجود پر زمانے کو تازہ ہے مولانا حضرت احمد رضا خاں وہ ہمیشہ راہِ ہدایت چلتا رہے اور بندوں کے سروں پر فضل کے نشان پھیلاتا رہے اور شریعت کی حمایت کیلئے اللہ تعالیٰ اسے بندوں کے سروں پر ہمیشہ رکھے اور انکی تکواری کو دشمنوں کی گزروں میں جکڑے۔

نام: مولانا محمد صالح ابن محمد بافضل

معانیہ تکلفات: بن اللہ جلت عظمتہ وعظمت منہ، قد وفق من اختاره من عبادہ للقيام بعملہ هذه الشریعة الغراء وأمدہ بنواقب الأفہام فإذا أظلم لیل الشبہة اطلع من سماء علمہ بنوراً، وهو العالم الفاضل، الماهر الکامل، صاحب الأفہام الدقیقة، والمعانی الرقیعة، الإمام أحمد رضا عن شکر اللہ سبہ وأمدہ بالبراهین، المنع الملحدین بحاء سید المرسلین۔

توجہ: وگنہ افزوجل نے جس کی عظمت جلیل اور احسان عظیم ہے اپنے پند یہ بندے کو اس شریعت روشن کی خدمت کی توفیق بخشی اور اقتدار عقل دے کر اس کی مدد کی کہ جب بھی عیب کی رات اندھیری ڈالے وہ اپنے آسمان علم سے ایک چودھوی رات کا چاند چمکاتا ہے اور وہ عالم فاضل ماہر کامل ہر ایک نہیں والا بلند سحوں والا امام احمد رضا خاں ہے اللہ تعالیٰ اس کی کوشش قبول کرے اور بے دینوں کی بڑا کھڑنے کے لئے جتنی جہتوں سے اس کی مدد کرے صدقہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ادھارت کا۔

نام: مولانا شیخ محمد سعید ابن محمد عثمانی بدری مسجد حرام

معانیہ تکلفات: بن من جلال النعم التي لا نبت في ساحة شكرها إن فیض الشیخ الإنعام والبر الہمام، برکة الأنام وبقیة السلف الکرام، أهدنا الأئمة الرقاد، والکاملین العباد، أحمد رضا عن جعل اللہ نظری زائد، ورزقی ولہاء الحسلی وزیادۃ وأنا لہ من الخیرات ما کرادہ امین بحاء الأمین۔ (ج، ۲۲-۲۱)

توجہ: وگنہ ان عظیم نعمتوں سے جن کے سید ان شکر میں ہم قیام نہیں کر سکتے یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت امام درویشؑ کے بلند ہمت پر کب تمام عالم اگلے کرم والوں کے جیوہ یادگار جو دنیا سے ہے ریشمی والے لباسوں اور کمال عابدوں میں کا ایک ہے کسی بے احمد رضا خاں کو مقرر فرمایا اللہ تعالیٰ اس کا گوشہ پر تیز نگاری کرے اور نیچے اور اسے بہشت اور اس سے زیادہ نعمت عطا کرے اور سب مراد اسے بھلا پنہاں دے ایسا ہی کہ صدقہ آگے وہاں است کا جرمین ہیں علیہ الصلوٰۃ والسلام۔

نام: مولانا حامد احمد گجراتی

مصنفہ کلمات: العدة القوية العالم العامل، البحر الرجب العذب المحيط الكامل، المحبوب المقبول المرتضى، محمود الأقوال والأفعال مولانا الشيخ أحمد رضا متصفا الله والمسلمين بحياته، ونفعنا ونفعنا وإلھم فی اللین علومه و مصنفہ۔ (ج ۳۶)

تہذیب: حتمہ پڑھا عالم ہائیل فاضل تھورہ دوائے اسحٰب شیریں کمال مستند محبوب و مقبول و پسندیدہ شخص کی ہاتھیں اور کام سب ستورہ مولانا حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ ہمیں اور سب مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ یاب کرے اور اسے اور ہمیں اور سب مسلمانوں کو دونوں جہاں میں اسکے علوم اور تحقیقات سے نفع بخٹھے۔

نام: مولانا محمد تاج الدین کنہی مصطفیٰ الیاس کنہی متصفا اللہ سے ستورہ

مصنفہ کلمات: العلم الحریر والبراکة الشہیر جناب العولی الفاضل الشیخ أحمد رضا خان من علماء أهل الهند، أمیر اللہ متوجہ وأحسن عاقبتہ، طہراء اللہ عن نپہ و دینہ والمسلمین عبر الحزاء و بئرک فی حیاتہ حتی یریح بہ شہہ أهل الضلالة الأشقیاء و اکثر فی الأمة المحندیة أمثالہ وأشیاءہ وأشکالہ امین۔ (ج ۲۹-۳۰)

توجہ: عالم باہر اور علامہ مشہور جناب مولیٰ فاضل حضرت امیر رضا خاں کے علمائے ہند سے ہیں اللہ عزوجل اس کے ثواب کو بپاری دے اور اس کا انجام خیر کرے اور اللہ سے اپنے نبی اور دین اور مسلمان کی طرف سے سب میں بہتر جزا و عطا فرمائے اور اس کی عمر میں برکت دے یہاں تک کہ اس کے سبب بد بخت مگر اہوں کے سبھی مٹا دے اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس جیسے اور اس کے مانند اور اس کے شیعہ بکثرت پیدا کرے اللہ اعلم بالصواب۔

نام: مولانا مخدوم ابن عبدالسلام دہلوی صاحب مکتبہ مدنیہ علیہ رحمۃ

معانیہ تعلیمات: مولانا العلامة والیہر الفہامۃ، حضرة أحمد رضا خان جزى الله حضرة الشيخ وبارک فیہ وفقی فریقہ وسعہ من القائلین، بالحق فی یوم الدین۔ (ج ۱، ص ۸۱)

توجہ: ہمارے مولانا علامہ اور دہلوی صاحب عظیم العہم حضرت امیر رضا خاں اللہ تعالیٰ انہیں حضرت شیخ کو جزائے خیر دے اور اس میں اور انکی اولاد میں برکت رکھے اور اسے ان میں سے کرے جو قیامت تک حق ہوئیں گے۔

نام: مولانا سید احمد جازئی دہلوی صاحب المذکر

معانیہ تعلیمات: حضرة الشيخ أحمد رضا خان متبع الله المسلمين بحیاتیہ وقتہ بطول العمر والخلود فی حیاتہ۔ (ج ۱، ص ۸۲-۸۳)

توجہ: حضرت شیخ امیر رضا خاں اللہ عزوجل مسلمانوں کو اس کی زندگی سے بہرہ مند فرمائے اور اسے درازی عمر اور اپنی جنّتوں میں پہنچائی نصیب کرے۔

نام: مولانا فاضل بن عبدالحکیم شریانی صاحب مکتبہ مدنیہ علیہ رحمۃ

معانیہ تعلیمات: العالم العلامة الفاضل الکامل المولوی أحمد رضا خان

البریلوی، آدم اللہ تعالیٰ نفع المسلمین بہ علی الأبد۔ (ج ۸۶)

تہجہ: عالم علامہ فاضل کمال مولوی احمد رضا خاں بریلوی اللہ تعالیٰ اہم تک مسلمانوں کو اس سے نفع پہنچائے۔

نام: مولانا عبدالرحمن عبدالعظیم اسلمی رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ کلمات: ومن أعلہم العلم العلامة والبر الفہامة حضرتہ الشیخ

البریلوی احمد رضا خان جزاء اللہ عن الإسلام والمسلمین عموماً

تہجہ: علماء میں سب سے زیادہ عظمت والے عالم کثیر العظیم درجائے عظیم العظیم حضرت جناب مولوی احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے خیر جزا عطا فرمائے۔

نام: مولانا محمد بن احمد محمدی رحمۃ اللہ علیہ

مصنفہ کلمات: العلم العلامة والمرشد المحقق الفہامة صاحب

المعارف والمعرف، والتمج الإلهی اللطیف، سیدنا الأستاذ علم الدین

ورکنہ وحماد المستبید ومنہ المنلا الشیخ احمد رضا خان، منج اللہ

بوجودہ وأنزل سماء العلوم بأقول شہودہ وجزاء عن نبیہ ودینہ أحسن

الجزاء ووفاء أجرہ عن الإسلام وأعلہ بالمکمال الأوفی۔ (ج ۵۹-۶۰)

وَلَا زَالَ فِي الْإِسْلَامِ فَعْرًا مُشْفِقًا

بِهِ تَهْتَدِي فِي السِّرِّ وَالنَّجْوَى مَنْ تَسْرِي

تہجہ: عالم علامہ مرشد محقق کثیر العظیم عرفان و معرفت والا اللہ عزوجل کی پاکیزہ

عطاؤں والا تبار سردار استاد دین کا نشان دوستوں اور فائدہ لینے والے کا مستند

اپشت پناہ فاضل حضرت احمد رضا خاں اللہ تعالیٰ اس کی زمہگی سے سیرہ مند

فرمائے اور اس کے فیض کے لہروں سے طہوں کے آسمان کو روشن رکھے۔ اور اللہ تعالیٰ اسے اپنے دین اور اپنے نبی کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے اور اسلام و مسلمین کی طرف سے سب سے زیادہ کامل دینانے سے اسکا ثواب پورا کرے۔

وہ ہمیشہ رہے اسلام میں ایک حسن نصیبین

جس سے فطرتی و تروی والے ہدایت پائیں

نام: مولانا سید عیاش بن سید جلیل محمد رضوان شاہ العالک دہلوی محدثی

معنیہ کلمات: العلامة الإمام، الذکی الہمام، النبیہ النبیل، الوجیہ الخلیل، وحید العصر والزمان، حضرة المولوی احمد رضا خان البریلوی الحنفی لازال روحاً باتعاً بالمعارف، وهدراً سائراً فی منازل لطائف العوارف، أحزل الله لی ولہ الثواب، ومنحنی ولہا حسن الثواب، ورزقنا جمیعاً حسن الختام بحولہ ویر الأیام، وهدر الختام، علیہ وعلى الہ وصحبہ أفضل الصلوة وأنم السلام۔ (ج ۹۱)

توضیح: علامہ امام نیز ذاکن بالا امت خیر دار صاحب عقل صاحب ہدایت و جلالت یکمائے دہر و زمانہ حضرت مولوی احمد رضا خان بریلوی حنفی ہمیشہ وہ معرفتوں کا پھولا پھلا ہارٹا ہے اور علوم و دینت کی منزلوں میں سیر کرتا ہوا ماہ تمام۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور اسے ثواب عظیم عطا فرمائے اور مجھے اور اسے حسن عاقبت نصیب کرے اور ہم سب کو حسن خاتمہ روزی کرے اور ان کے ہمنامیہ میں جو تمام جہان سے بہتر اور چودھوی رات کے چاند ہیں ان پر اور ان کی آل و اصحاب پر سب سے بہتر اور وہ اور سب سے کامل تر سلام۔

نام: مولانا محمد بن محمد انصاری مالکی مدرسہ مدنیہ طیبہ

معانیہ کلمات: العالم العلامة، الفراکة الفہامة ذوالحقیق الباعر، باقر مشکلات العلوم، وسین المنطوقی منها والمعہوم، بتوضیحہ الشافی وتقریرہ الکافی، الشیخ أحمد رضا خان البرہلوی حفظہ اللہ بہتہ، انعام بہتہ۔ (ج ۹۳-۹۱-۹۰)

توجہ: عالم طیارہ کمال ادراک عظیم فہم والا ایسی تحقیق والا جو مقول کو حیران کر دے مشکلات علوم کا کشادہ کرنے والا اور ان میں ہر حقوق و مفہوم کا اپنی توضیح ثانیہ و تقریر کافی سے ظاہر کر دینے والا حضرت امیر رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی جان کی نگہبانی فرمائے اور اس کی شادمانی ہمیشہ رکھے۔

نام: مولانا سید محمد امین محمد الحسین الدینی الدیوبی

معانیہ کلمات: العلامة التحریر، والفراکة الشہیر، الشیخ أحمد رضا خان
توجہ: علامہ استاذ ماہر نہایت ذکاں رسا والا حضرت امیر رضا خان۔

نام: مولانا شیخ محمد بن محمد سوئی خیار کی مدرسہ مدنیہ طیبہ

معانیہ کلمات: العالم الفاضل، الإنسان الکامل، العلامة المحقق، الفہامة المدقق، حضرت الشیخ أحمد رضا خان أصلح اللہ لہ الحال والشان، وجزاء عن هذه الأمة العیرة الحزاء الأوفی، وفقرہ ومن بلوذا بہ لندہ زلفی، وأیڈ بہ السنۃ عدم بہ البدعة، وأدام لأمة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نفعہ، آمین۔ (ج ۹۷-۹۸)

توجہ: عالم فاضل انسان کمال طیارہ محقق فہام مدقق حضرت جناب امیر رضا خان اللہ تعالیٰ اس کا حال اور کام اچھا کرے اور اس بہترین امت سے نہایت کمال

جز اعطاء فرمائے اور اسے اور جتنے لوگ اس کی پناہ میں ہیں انہیں اپنے پاس قرب
 بخشے اور اس سے سنت کو قوت دے اور بدعت کوڑھائے اور امت کو صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کے لئے اس کا نفع ہمیشہ کے ساتھ ایسا ہی کر۔

نام: مولانا سید شرف احمد بریلوی مفتی شافعیہ دہلوی

معلقہ کلمات: العلامة التحریر، والعلم الشہیر، ذو التحقیق والتحریر،
 والتلخیص والتعمیر، عالم أهل السنة والجماعة، جناب الشیخ أحمد رضا
 • خان البریلوی انعام الله توفيقه وارتفاعه۔ (ج ۱۰۰-۱۰۱)

توجہ: علامہ کمال ماہر مشہور شہر صاحب تحقیق و تبحر و تدقیق و تبحر عالم اہلسنت
 و جماعت جناب حضرت احمد رضا خان بریلوی اللہ تعالیٰ اس کی توفیق اور باندی
 ہمیشہ کے۔

نام: مولانا محمد علی بن محمد حسین مالک مفتی مالکیہ دہلوی مکرم

معلقہ کلمات: ومن الله على بالاستحسان نور شمس العرفان من سماء
 صفاء ملتزم الإيمان، من صلب محمود نطفه، كقواف آيات فضله،
 وكيف لا وهو مركز دائرة المعارف اليوم، ومطلع كواكب سماء
 العلوم في دار القوم، عهد الموثقين وعصام المهتمين، القاطع بصارم
 البراهين، لسان المضلين المحذرين، والرافع مدار الإيمان، حضرة المولى
 أحمد رضا خان، فعزى الله هذا الهمام حيث أبطل برسالة قول هؤلاء
 اللغاة، وقام بفرض الكفاية في هذا القرآن العميم الشرور ونهى
 المسلمين عن سفسة ما صدر من أهل القصور عن الإسلام
 والمسلمين، أحسن ما حلزى به عباده المخلصين، ووقفه وسدده

إحیاء الشریعۃ الفراء، وأسعدہ وآئدہ، ونصرہ علی طولاء الأشتیاء۔

ولأزال ہنر إقبالہ طالعاً فی سماء کمالہ امین۔ (ج ۱۹-۲۰-۲۱)

نتیجہ: اور اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا کہ اس آسان صفا سے جسے استوار کاری لازم ہے آفتابِ معرفت کا نور مجھے ملتا ہے نظر پر اور جس کے افعالِ حمیدہ اس کی آیاتِ نصیحت کے نہایت ظاہر کرنے والے ہیں اور کہیں نہ ہو حالانکہ وہ آج دائرہِ علوم کا مرکز ہے اور قومِ اسلام کے گھر میں ستارہ بنے آسانِ علوم کا منبج ہے مسلمانوں کا پادراہ و پادشہ کا نگہبان، مجتہدوں کی گنج بریں سے گمراہ گروں پر غم کی زبا نہیں کاٹنے والا ایمان کے ستون روشنی کا بلبل کرنے والا، حضرت مولیٰ امیرِ رضا خاں قوالہ تعالیٰ اس عالی مقام کو کہ اس نے اپنے رسالوں سے ان کینوں کے اقوال رد کئے اور اس زمانے میں جس کا شرعاً عام ہوا ہے لڑخ کھاپی کی بجا آوری کی اور ان قاعدوں نے جو بے اصل بناؤں میں جڑیں، مسلمانوں کو ان سے باز رکھا، اسلام و مسلمین کی طرف سے، اور جو بڑے جو اپنے خالص بندوں کو مٹا کر بائیں اور اسے اس شریعتِ روشن کے زخمہ کرنے کی توفیق دے اور اس کام کا ٹھیک صالح کرے اور اسے سعادت و تائید بخشے اور ان بد بخت لوگوں پر اس کی مدد کرے اور ہمیشہ اس کے اقبال کا ملہ تمام اس کے آسان کمال میں چمک رہے۔

اس کے بعد فاضلِ محمود مفتی، الکیہ نے صاحبِ ترجمہ قدس اللہ سرہ کی مدح میں ایک قصیدہ مخرجات و بلاغت میں کہ ترکیباً نئی خوبی بیان میں عجیب و غریب کامل دیا ہے اور اب لوہب اپنی زبانِ عربی میں تحریر فرمایا جو بحالِ طولی نقل نہ کیا گیا صرف ترجمہ بدیع عربی کیا جا تا ہے کیسا ترجمہ جو حسنِ بیانی و فصاحتِ لسانی و خوبیِ معانی میں بے نظیر ہے

ہاتھی سُن سُن کے ہوا دونوں کی میں عرض گزار
 رب بلاغت کا۔ معارف کا ہدی کا سولی
 صفت اور مجمع و مشہد میں وہ عزت والا
 اس نے کی شرح مقاصد وہ ہوا سدا الدین
 وہ ہدایت کا معبود، حق، وہ محمود و خلیل
 حقائق اس سے کھلے اس کا ہاں ایسا پہنچ
 اس سے اعجاز و دلائل کا سوار ایضاً
 بولے وہ کون ہے ہم مانتے ہیں میں نے کہا
 دین کے علموں کا وہ زندہ گن امیر سیرت
 وہ بریلی وطن امیر وہ رضا رب کمال
 دونوں بولے کہ خوشا حاکم صاحب تقویٰ
 طیب طیب طیب طیب طیب اللہ ہدی
 وہ بیچ کھولے کہ ہیں مستحق ان عباد
 شہر کا حاکم ہوا کہ خدائی کا کمال
 یاد ہے علم کھائے کوئی اس کا سا سنا
 دانا بدر کمال اس کا سائے عز ہے
 رب افضال پہ ہادی کے درود و سلام
 آل و اصحاب پہ جب تک کہ گستاخ میں رہے

فیصلے کے لئے چاہو حکم ہاں صفت
 صاحب علم کہ دنیا کا ہے ناز و نرہت
 جس سے علموں کے ہاں ٹٹھے ہیں ایسی فلسفہ
 ذہن سے کشف کے موقف دین و ملت
 وہ جو کشانی قرآن میں ہے حکم آیت
 جسکی لڑیوں سے جمہور کو ہے جذب و زخمت
 اس سے اسرار بلاغت کی جلا ہے رحمت
 وہ معزز کہ ہے تقویٰ کی معاذ و صفت
 وہ رضا حاکم ہر حادثہ کو صورت
 خلق کو جس سے ہدایت کی ملی ہے دولت
 جس کی سہقت پہ ہے امداد جہاں کی رحمت
 جسکے آیات پھرتی ہیں سائے رحمت
 اسی جو کے بیچ جن سے ہوئے حرف و ملت
 اسکے خورشید سے رکھتا ہے قرر کی نسبت
 صاحب فضل اور اس کی تو ہے مشہور آیت
 ہادی خلق ہو جب چھائے نقی کی علت
 ہنگے سائے میں پناہ گیر ہے ساری خلقت
 کر پے اور سے گئیوں میں تبسم کی علت

! نعل باغ افضال ہند وہ

www.AlahazratNews.com

یہاں تک جو کچھ عربی اور اردو زبان میں لکھا گیا وہ "تقاویٰ المرین" و "مسام
 المرین" سے بیجا و انتہاءہ الفاظ کے ساتھ تحریر ہوا اور بعض تقریباً میں الفاظ کی بھی توبہ
 نہ آئی خاص کر تصانیف حضرت ممدوح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جو مدح جلیل دستاویز ہیں ملام
 مکہ مدینہ زاد تھا اللہ تعالیٰ شرفاً و کرمیاً نے فرمائی وہ معرض اعجاز میں نہ آئی نہ تفتیح فضائل
 صاحب ترجمہ تو کسی سرہ کو مناسب ہے کہ ان دونوں مذکورہ تقاویٰ کو مطالعہ فرمائیں اور کہت
 فضائل ممدوح علیہ الرحمہ سے اپنی مدح و رواں کو تازگی بخشیں اور فرقہ مرزائیہ، امیریہ،
 قاسمیہ، رشیدیہ، اسماعیلیہ، نذریہ، اور زمانہ موجود کے کل وہابیہ کے سردار مولوی اشرف علی
 تقاویٰ کے تقریبات جو انہیں سب کی کتابوں سے انہیں دونوں مذکورہ تقاویٰ میں لکھے گئے اور
 مستحقان مکہ معظمہ مدینہ طیبہ نے جو احکام کفر و لاک کی گنجیوں سے مثل آلاب نم روز و اشح
 فرمائے ضرور ملاحظہ فرمائیں۔ اب یہ کم تر غلام آستان علیہ رضوی محمود جان کالہا و اوزی اپنے
 اس رسالہ "ذکر رضا" کو ان اشعار و دعائیہ پر حسب وعدہ قلم کرتا ہے۔ البتہ چند غلام ضروری
 اس پر اضافہ کئے جائیں گے۔

دونوں پر رضا کے الٹی نکل ہوں	اپنے پار کے کام میں کمال کھیل ہوں
حادثہ رضا ہیں ایک ذکر مصطفیٰ رضا	مقبول ہارگاہ خدائے جلیل ہوں
شر کا لہجہ سن سے رہیں وہ دور	درد مراد سے نہ وہ ہرگز طویل ہوں
مشکل جو پیش آسان ان پہ ہو	دونوں جہاں کے کام تان پر وکل ہوں
بکر علوم دین کے شکار رہیں عام	کان حیا و خلق کے در کجیل ہوں
ہر ایک علم و فن کے امام و امام ہوں	سامعہ جہاں میں آپ ہی اپنے مشیل ہوں
آسان دہل ہوں ان سے خواہش علوم کے	بڑھ کر جہاں میں سب سے فہیم کجیل ہوں
فیض کثیر سے وہ زمانے کو پر کریں	سر سبز ان سے ملتے حق کے نکیل ہوں

شرع نبی کے حامی و ناصر ہیں امام مہاجِ دُشمن و جاہِ حق کی دلیل ہیں
 بیخِ فتن کی بیخِ کسی وہ کریں سدا اہلِ لہاء ان سے ہمیشہ دلیل ہیں
 دہشت سے اگی اہلِ فتن کا پتہ رہیں اور ہوا امتیاء کے صیب و ظلیل ہیں
 بدعات و شرک و کفر مٹائیں جہاں سے مگر اسی و شرور و فتن کے حریف ہیں
 محمودِ جان کی ہو یہ دعا اسے خدا قبول
 اپنے پد کے مثل یہ دونوں جلیل ہیں

قصیدہ در منقبت صاحبِ ترجمہ از مصنفِ ذکرِ رضا ادا مہدیہ اللہ تعالیٰ

ہم نے کیا اور رضا دیکھا تھے سزاواتِ معطلی دیکھا تھے
 آیتِ فضلِ خدا دیکھا تھے رحمتِ ربِ ہدی دیکھا تھے
 زبدا اہلِ بگا دیکھا تھے عمو اہلِ سفا دیکھا تھے
 کیا تاؤں میں نے کیا دیکھا تھے جو نکھوں اس سے سوا دیکھا تھے
 حقِ حقانے کی قسم اور رضا نامِ غیرِ الہوی دیکھا تھے
 شیخِ اہیائے سنن پر روزِ شب مثلِ پروانہ فدا دیکھا تھے
 زہد و تقویٰ میں بسر کی زندگی میرِ چراغِ اصلاح دیکھا تھے
 تھ سے دینِ پاک نے پائی ضیاء مشعلِ غمخوار دیکھا تھے
 جان جب تک جسم میں باقی رہی ہم نے شہادین کا دیکھا تھے
 غلظت میں جہدی ترا برفِ فوض شیخِ لطف و عطا دیکھا تھے
 اہلِ بطلان کو دکھا دی راہِ حق نبیِ اکتھیزہ رضا دیکھا تھے
 بھانجے تھے تھ سے امراے سنن نہ توہ شیرِ خدا دیکھا تھے

بیعت حق تیرے پیرے سے میاں
 عقدا سے آ کر ہوں تیرے مقتدی
 جان و دل سے ہو گیا تجھ پر نذا
 نگر ہوں کس حق میں تھا تیر شہاب
 اہل سنت کو بہت کچھ دیدیا
 خدمتِ مذہب میں کالی عرب
 بدعت و باطل کی گردن کاٹ دی
 شرک کی عظمت کو تو نے کھو دیا
 (میں نے) اس زمانہ پر فتن میں اسے رضا
 گلشنِ مذہب کیا آراستہ
 کر دی ملت پر قرہاں مال و جان
 کھو دیا ہستی کو تو نے بہر حق
 ہو نام اہل سنت ہاتھیں
 ملتی اکٹاف عالم تیری ذات
 خدمتِ دینی ترا پیش رہا
 مرجا اسے میرے سوا مرجا
 شعلوں کو تو نے آسان کر دیا
 جامِ عرفانی پا دیجے مجھے
 دردِ فرقت کی دوا کر دیجئے
 اللہ اے شاہِ انجم کرم
 قدرت رب اعلیٰ دیکھا تھے
 ہم نے ایسا پیشوا دیکھا تھے
 جس نے اسے نور ہوئی دیکھا تھے
 کامل گلِ اشیا عقلی دیکھا تھے
 گہرِ بحرِ سما دیکھا تھے
 ہجرِ دینِ دہما دیکھا تھے
 سیفِ مسلولِ خدا دیکھا تھے
 واقعِ بدرِ اللہ دیکھا تھے
 استقامت سے ہرا دیکھا تھے
 بلبلِ ہائے ہوی دیکھا تھے
 دینِ حق کا شیخوہ دیکھا تھے
 شاہِ دین پر نذا دیکھا تھے
 عالموں کا عقدا دیکھا تھے
 عقیدوں کا پیشوا دیکھا تھے
 صابرِ علم و جفا دیکھا تھے
 گہرِ بحرِ ہدی دیکھا تھے
 اے رضا شکلِ کشا دیکھا تھے
 عارفِ رب الودی دیکھا تھے
 داد و دوا عطا دیکھا تھے
 واقعِ کرب و بلا دیکھا تھے

مغنی کی نگر نہ ہو تم سے گواہے کسوں کا مغنی دیکھا تھے
 کسھی رنج و مصیبت کا شہاہلی حق نے ، خدا دیکھا تھے
 بندہ تمکو ہاں نے اسے رضا
 عظیم ذاتے خدا دیکھا تھے

سر مو شکر نعمای الہی ہو نہیں سکتا

گر چہ باقیامت بس اسی کاورد میں رکھوں

فقیر اپنے رب قدر کے انعام و اکرام و احسان کا شکر کسی طرح ادا نہیں کر سکتا کہ
 بے شمار نعمتیں عطا فرمائی تھیں ان کے ایک ہی نعمت عظمیٰ الٰہی ہے کہ ہر طرف ہو جائے اور
 شہ شکر اسکا ادا نہ ہو یہ کہ ہم کو خاص اپنے حبیب اشرف الانبیاء اکرام علیہ و علیہم الصلوٰۃ
 والسلام کی امت میں لہرا کر فرقہ و تابعیہ الٰہی سنت و جماعت سے کیا بھراں پر وہ مزید شرف
 بخشا کہ جس کے جان سے زبان عاجز ہے یعنی ایسے مرشد کامل کی نغای کا فقر عطا فرمایا جو
 علوم ظاہریہ و باطنیہ میں بے نظیر و یککا الٰہست کا مستثنیٰ تاج الکلماء ، در کسب الفصلا ، زبدا
 الامنیاء ، جمرة الودیاء ، الشریب و الطریقہ ، صرانیہ ، السیہ ، محمد و امینہ و اللہ ین آید من آیات
 رب العظیمین اعلیٰ حضرت مولانا وسیدنا و مرشدنا مولوی مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب برہ
 اللہ تعالیٰ مضحکہ و نوز مرقدہ ہیں اس دولت کبریٰ سے مالا مال ہو جانے کا مختصر حال یہ
 ہے کہ قلب جزئی میں مدت و دواز سے یہ خیال نہایت استحکام کے ساتھ تھا کہ جب تک مرشد
 کامل ہائے فعاکلی نہ ملے گا ہیبت نہ کروں گا۔ مثل مشہور ہے کہ "جو بندہ پابندہ"۔ "طلب
 صادق نہ کار پس یاد آج نہ کتلہ"۔ ناگاہ رسالہ ہادی دین دولت نامی شکر و بدعت تھو ، غنیہ

جو پند عظیم آہ سے باہر ہوا، احترامِ حامی سنتِ مائی بدعتِ جناب مولانا مولوی ابو السامی کین محمد نیا، والدہ بنی صاحبہ، مظلوم بنی بھیت، مدظلہ ہندوستان و غیر ہندوستان کو اپنے بکر فیضِ اولیٰ سے سیراب کرتا تھا۔ نظرِ فقیر سے گزارش ہے کہ رسالہ دینی کا سچا خدمت گزار اور دلچسپ مضامین اور تحقیقات لذہبی کا فزول تھا، لہذا میں اسکو منگوانے کا اور نہایت ذوق و شوق سے من اولہا ہی اصرار ہاں اصرار ہاں اس کا مطالعہ کر کے اعلیٰ اعلیٰ مضامین سے مستفیض ہوتا تھا اسی رسالہ داہرہ حق میں اس نامِ اہلسنت خواں بکر حقیقت کی فضیلت و جلالتِ علوم دیکھتے دیکھتے دل نے کامل یقین دلایا کہ اس زمانے میں ایسا مرشد ملنا بیجا و امکان سے خارج ہے، مگر بدعتِ نفلتِ جاگہ۔ طالع نے داہرہ بری مقدر نے یاوری کی نور اہل دیا۔ مسافتِ دور دورہ رازِ قلعہ کر کے بریلی شریف پہنچی کہ حاضر دربار پر انوار و فیض پڑا ہوا چہرہ و درخشاں پر نظر پڑتے ہی دل ایسا پارہ پارہ ہوا کہ پہلو میں سامنے نہیں آتا تھا۔ اس وقت کی سمرت کا انداز کسی طور نہیں ہو سکتا بدعتِ دراز کی قنبرا، آئی ساہا سال کی جیسی خواہش، آرزو تھی اس سے بڑھ کر کچھ دھمیان نے نعمتِ عطا فرمائی اسی روز اس ساقی کو طریقت نے مخصوص تہجد کے ساتھ جامِ بیعت سے سرشار فرمایا اور اپنا سوا بنا دیا اسکے بعد ہی جملہ مسائل عالیہ کا وہ یہ پشتیہ سپرد وہ یہ نقشہ بند یہ کی خلافت کا تاج اس گدا کے سر پہ دکھا، انعامات و احسانات و انکساف اس قدر فرمائے جو بیان میں نہیں آ سکتے، وقتِ دلچست پر الہاں پہلے جو جسم شریف سے شرفیت حاصل کئے ہوئے تھا عتابت فرمایا یعنی لباس، کرتا، مگر کھانا، نجاس، جو ہر ایک بزرگی، برکت سے محروم ہوا تھا چونکہ چار سطحوں کی خلافت عطا فرمائی گئی لہذا چار ہی چیزیں الہاں خاطر سے بخشی گئیں، خلافت عطا فرمائی گئی، خلافت نامہ میں فقیر کی نسبت جو کچھ اس شاہِ عالی چاہنے اپنا خیال کرامتِ آمل ظاہر فرمایا اور جن جن انتساب کریم سے فقیر کو از انان کا شکر یہ بھی محروم ہوا نہیں ہو سکتا۔

نقل خلافت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لَا تُحْسِنُوا الصَّلَاةَ وَالصَّلَاةَ عَلَى مَنْ لَا يُحْسِنُ بِعَدُوِّهِ
 وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَجَزَاءِ الْمُكْرَمِينَ جَنَّةً ۚ أَيْنَ مَا أَتَاهُ سَبَّ كَوْنِي كَادِي بَعْدَهُ سَأَلَ قَتِيرَ
 عِبْدَ الْمُصْطَلَى اِمْرًا خَمْرِي سَنِي خَمْرِي كَادِي بِرِكَاتِي بِرِطْوِي غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا بَقِيَ لَكَ وَنَا غَضِي
 نَسِي بَرَادِي وَحَسْبُ عَجْمِي نَاضِلُ كَالِ ۚ جَامِعُ لِعَصَائِكِ ۚ جَامِعُ الرُّذَالِ ۚ حَايُ سُنْتِ ۚ مَا لِي
 بِدَمْتِ سَوَالِ مَا سَوَالِي مَرْمُودِ جَانِ مَا سَابَ بِشَاوَرِي كَادِي بِرِكَاتِي خَمْرِي هَامِ جُودِ جُودِي كَالِ حَايَا
 دَارِ حَفْطَةَ اللَّهِ بَيْنَ الْكَلْبِ الْأَعْمَلِ وَالطَّلِبِ الْأَعْرَبِ كُوْجِلَةُ سَلَسَلِ طِيْبِ ۚ طَرِيقَتِ كَادِي ۚ
 پُتِي سَمُودِي ۚ تَقْبِي بِرِجْمِ الْأَكْرَادِ وَالْفِجَالِ ۚ دَوَارُ دَوَارِ الْأَعْمَالِ خَانِ مَالِي كِي اِهَارَاتِ حَامِدِ ۚ
 دَكْرَادِي عَلِي الْأَطْلَاقِ وَغَيْدِ الْأَحْمَقَانِ كِيَا بَلَاغِ اللَّهِ فِيهِ وَآلِهِ وَآلِهِ وَغَلِيْبِ وَخَمْلِ الْفُرُتِ
 التَّوْبِيْنِ تَهْوِي إِلَيْهِ اَيْنِ سَوَالِ مَا سَمُودِ ۚ لَطْفِ تَعَالِي جَمَلِ عَقْدِ نَدَابِ ۚ مَطَارِبِ مَسِي
 اِسْ قَتِيرِ كَعَقْدِ مَهْدَمِ ۚ مِسَامِ بَرَادِي اِنِ اِلِ سُنْتِ كِي اِسْ قَتِيرِ كَعَقْدِ مَهْدَمِ ۚ مِسَامِ بَرَادِي اِنِ اِلِ
 تَعَالِي مَوْلَا كِي مَسَاكِ ۚ دِي اِلَاتِ ۚ اِرْشَادِ ۚ بِسَبْحِ اِلِ مَلِ فَرَا مِي ۚ اَدَبِ تَعَالِي اِنِ كُوَادِي مَهْدِي ۚ
 رَشِيْدِ مَهْدِي ۚ اِي مِي كِي ۚ

بِسْمِ اللَّهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَتَوْبَتِنَا بَيْنَ أَعْمَلِ الشُّرُوعِ وَالْحَسَنَاتِ بِالْفِعْلِ النَّابِتِ فِي الشُّعُورِ
 الدُّنْيَا وَفِي الْأَجْرَةِ ۚ آتِي وَفِي الْقُرْبَى وَالْفِعْلِ الْمُتَقَرِّبِ ۚ وَحَسْبِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيَّ سَبِيحًا
 وَمَرْكَبًا وَخَلِيقًا وَمَوْلَانَا مُعْتَبِدًا ۚ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَآلِهِ وَجَزَاءِ الْمُكْرَمِينَ ۚ بِرَحْمَتِكَ يَا
 أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۚ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۚ

عبد المذہب امیر رضا المریدی

خلافت نامہ پر صرف حضور کے دخل ہیں اس زمانے میں مہر شریف کم ہو گئی تھی ورنہ بھی مثبت ہوتی۔ "تصدیق الاستمراء" کے آخر میں حضور نے جو اپنے حلقاء کے ساتھ شمار فرمائے ان میں اس فقیر کا نام رہ گیا جس کے بارے میں اپنے ایک کمرست نامہ میں جو وصال سے نو دس مہینے قبل بندے کے نام ارسال کیا یہ رقم فرمایا کہ سوا طبع ہونے سے وہ گیا۔ فقیر کہتا ہے کہ یہ جو حکمت سے مبرا ہوا تھا کہ اس میں لڑائی و قدر افزائی پر نسبت طبع ہو جانے کے بڑا درد اور بے بسی ہوئی ہے کہ اسی کو کہ جن اتفاقاً زریں میں آ کر فرمایا گیا ہے ان کا ایک ایک حرف میرے لیے گویا ہے یہاں ہے۔

الحمد لله على اعزازہ وتعلیہ واکرامہ واحسانہ

نقل اعزاز نامہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُثَنِّیْہٗ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
 بھلا اللہ سوانح الکریم ذی الحجہ واکرم حامی السنن مامی العین سوانح سوانحی محمود
 چہن صاحب دام نفا حکیم۔ اسلام دیکھو درخت اللہ ویر کا ہے، سینہ سلیمان عثمان صاحب سکرانی
 تشریف لائے مگر ایسے وقت کہ میں بہت طویل ہوں میں ان کی خاطر کھنڈ کر سکا۔ ساڑھے
 چار مہینے کے قریب ہوئے کہ آگھہ کھنڈ آئی تھی جب سے آج تک آگھہ گھسنے پڑھنے کے قابل
 نہیں مسائل منتا جواب گھسوار پتا ہار میں شریف کی شام سے طلالت شدیدہ ولاحق ہوئی کہ
 انکی بھی نہ ہوئی یہاں تک کہ میں نے وصیت نامہ گھسوار یا اسکے بعد سولی قتالی نے اس
 بلائے شدیدہ سے نہایت بخشنی مگر بقیہ مرض اب تک ہے اور ضعف اس قدر شدید ہے کہ سہ
 تک جانے میں تمام جان میں درد ہونے لگا ہے دعا کا حاجت مند ہوں اور آپ کے دعا آپ
 کے گھر کے لیے دعا کرتا ہوں۔ بھائی سلیمان صاحب نے مجھ سے تعویذ مانگا تھا میں آج کل

لکھ نہیں سکتا لہذا سب سے بھرا ان کی خاطر یہی میری کجھ بھی آئی کہ خاص اپنے لیے جو عظیم تعویذ کا چار کیا تھا ان کی نذر رکروں ذمہ کی اگر ہوتی ہے تو اپنے لئے اور تیار کر لیا جائے گا اس تعویذ کے منافع وسعت رزاقی و بلندی مرتبہ و استقامت دین حق و رحمت الہی ہیں ایک دن کامل کی صحت میں لکھا ہوا ہے میں نے بھائی سلیمان صاحب کو اور بی بی جہرہ بھر میں صرف اپنے لئے تیار کی تھی اور کسی کو نہ دی آپ کے فرمانے کی اسی قدر قبیل کر سکا۔ بھائی مولوی غلام مصطفیٰ صاحب کلکتہ میں اپنے یہاں کی خریدت سے مطلع فرمائیں آپ کی زیارت برسوں میں ہوا کرتی ہے اور میں کثیر الاشغال کثیر التعمیرات میں کا نتیجہ یہ ہوا کہ ”قصیدۃ الاحمد اذ“ کے آخر میں جو اپنے اصحاب مایمان سنت کے اسماء بیانے ان میں آپ کا نام بھی کر سونے کے حرفوں سے لکھنے کا تھا۔ سو ہو گیا طبع کے بعد یاد آنا جس کا اب تک الموس ہے۔ خریدت سے اطلاع لکھنے سب اصحاب کو سلام۔ والسلام مع الاکرام۔

فقیر احمد رضا گادری علی مد

مرکز القرآن و علوم

اس موقع پر حضور کے بعض باطنیہ سے صرف ایک کرشمہ بیان کرتا ہوں جو حلقہ بحالم بروز ہے وہ یہ کہ میرے ہاں اس آخر عمر میں صرف لڑکیاں پیدا ہوتی تھیں سالہا سال سے دلی آرزو تھی کہ کوئی لڑکا پیدا ہوتا۔ بعد وصال حضور کے جلسہ فاتحہ و عظیم میں شریک ہوا بوقت رخصت روزہ سنہ ۱۳۰۰ کے موافق میں حاضر ہو کر عرض کی کہ اسے خالق دو جہاں کا ساز جن انسان اپنے اس قبول بندے کے توکل کچھ کوز نہ عطا فرما۔ اور اسے خدا کے برگزیدہ بندے جناب ہادی میں دعا فرما کہ کچھ کوز نہ عطا ہو چنانچہ ایک سال کے اندر لڑکا پیدا ہوا اپنے ارادے کے موافق حضور کے اسم سالی پر اس کا نام ”احمد رضا“ رکھا بفضل تعالیٰ اس وقت کہ ۱۳۰۳ھ اور ذی القعدہ کا مہینہ ہے مگر اس سال اور زندہ ہے کج ہے کہ خاصان خدا کے

عالم برزخ میں بھی تصرفات و فیوض بکثرت جاری بلکہ حیات و تعالیٰ سے قوی تر۔

نفسا اللہ تعالیٰ ہر کتابہم فی الدنيا والقر والمحصن امنی

کتبہ عہدہ العاصمی محمود جان القادری الرضوی طریقہ اشعری الختمی تدریساہ اہلسنی

مولاناہام مجددہوری کاصیاداری اقصیٰ طائفۃ مشاشرہ لوبہ ستر میوہ

قصیدہ سخن سے تاریخ و ذوقیت تندرہ لکھتے ہیں زینۃ الدینی خاتون الکاملین صوفیہ اولاد علیین امام
الہدیت مجددین ملت اہل حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القری

اذ جناب مولانا مولوی ابوالسائین محمد ضیاء الدین صاحب بنی بختی زید مجدہم اناسی

آج کیوں رنگ سے میں رنگ کیا سارا جہاں نکل گوں کس کی مصیبت میں ہے رنگ آہیں

کس کے درہنہ حرم میں کھتا ہے عالم اپنی جہاں کس لئے کرتے ہیں مریاں جن آوہ نکلاں

اے کیوں فرط الم سے ہو گیا گر یہ کھاں جہاں ہ آئی ہیں جڑوں لم سے پھانں جہاں

غار مطرب میں گرا کیوں بنوادی سے آلاب اوزہ لی کالی رہا شرقی اقل نے نا کھاں

کس کے شوئی آنسوؤں سے تر ہے وہاں فقن چاک ہے جیب سر ہو تم کا اٹکے کیا جہاں

ہام کابل ہو گیا اندر سے گھٹ کر ہال آگیا سورج گھن میں ہو گیا وہ ہے نکلاں

کیوں نہیں ملتی ہے ہنس گردش دہراں گزری کیوں ہوئی ہے آج ساکن آسیائی آہیں

کیوں نہیں قہتا ہے میں بالہ میں سے میں سگر فک دکھایا ہیں گم مایاں میں کھیں بالہں حکم دہیں

استدر کیوں فرط الم سے ہیں عالم ہے ہمار بنوادی سوچوں میں چہاکی کہ کھوتی ہیں دہیں

کہ ابھی اس صدمہ نہ حالہ سے کہ ہو گیا تم ہوئی پہچو فک ایسا ہوا وہ ناواں

قلب میں کسی کے تصور سے ہوا اور اس پہ
 ریح کسی کے ریح میں نکلا نہیں پانی قرار
 کسی کے ماتم میں ہر ہر خاک ہر ہر ہے زمین
 کیوں مر رہی من پانچ دہر پردے میں ہوئی
 ہے کوئی گل زرد کوئی نیلگوں کوئی سیاہ
 ہے لگی تکیوں میں ہے ایسی کسی میں ہالک نہیں
 کیوں پھر شے کا پست کر پارہ پارہ ہو گیا
 عالم بھٹو میں کیوں بے جس کوزا ہے ہر آج
 ہاتھائے اہل حق سے اس قدر آنسو ہے
 زلزلہ ایسا قیامت نیر آیا کسی نئے
 کوئی بیخود کوئی ملاں کوئی دم بخود
 دقت ایسا ہوا کیوں اکتاب قلب دہر
 کیا اس دم دم گل جائی کے دم سے صور کے
 کیا ابھی ہو جانے کا بھگتہ غمخیز جا
 یچھا گھبرا کر سب اس کا ضیاء اللہ میں نے
 حالت گرہ میں مجھ سے کہا یہ احباب نے
 نو سنو لڑ زباں محبوب محبوب خدا
 تا کہاں بیک آہل لایا یہ سوا کا پیام
 سن کے پہڑوہ حاضر کے نفس سے مرغِ آج
 تھا وہ ایسا شاہِ ربی جس کے اوصافِ حسن

دراغ بھی وہ دراغ جو پانی رہے گا پاروں
 غایتِ حیرت سے فہم ہو گیا بہت وہیں
 اضطراب ایسا ہے کیوں پھر میں جو آسوں
 اس قدر کیوں نکل رہی ہے تیرا نہ پاروں
 کسی کی فرقت کسی کے لم میں ہے بہار گلستاں
 پارہ صور کے اڑے اسکے دل کو گل کہاں
 بولے گل کیوں جتراری میں ہے سگی دستیاں
 چشمِ آرزو میں کسی کے ہوئی ہے فرنگیاں
 ہو گیا اس سچا دل جانے سے اک پشرداں
 دل کے جس سے تھوب میں دامنِ وقتہاں
 کیا کہیں کسی طور کا یہ دونوں عالم کا سہاں
 ہو گیا زہر و زہر کیوں لطم اوراق جہاں
 کیا ابھی ہو جائیگے پارہ کا کون دستاں
 کیا صدائے نفسی نفسی سے پریشان ہوگی جاں
 کسی کی فرقت میں ہے ایسی حالت ہیو جہاں
 کیا یہ اعدا قیامت نیر تھو پر ہے نہاں
 شہد نامِ حق سے جس دم کر چکا شیریں زباں
 چھڑا دنیا کو آوازِ اصل سے ہو شاداں
 کر گیا پرواز فوراً سمتِ گلزار جہاں
 ہیں بگڑتہ غمخیز کرتا ہے یہ عاجز جہاں

عمل لطف و رحمت حق تاب فخر نزل روح عالم روح ارواح ہر روحانیات
 تاج اس کا علم تھا اور تاج کی زینت عمل خلعت اس سلطان کا خلق حسن حسن یہاں
 اس کا تخت مملکت قاضی صفت و فتح و ظفر سند اس کی تھی رخصتے مرضی رب جہاں
 ہر زبان اس کی وزارت میں زبان و خار تھا بس یہی کرتے تھے چاہی علم آں شاہ زبان
 میر عشق تھا فصاحت اور بلاغت کا شہر زہد اس کا ہم نہیں تھا اور تقویٰ بہتر اس
 نظیر کردار اس کا میں تو تھی خدا تھا پہ ساگر دم و لطف رب اُس و جہاں
 اس کا بیت المال تھا مہذبہ ہر علم و فن عام بخلق پر وہ بڑھا مثل سیلاب روح
 انھاری و قاضی علم تھا اس کا سند تھا توکل اور کرامت ہر کاب و ہم جہاں
 توپ اور بندوق اس کی زعب اقبال و جلال حق نوری راست گئی اس کی مسام و جہاں
 تھا یہی باعث کہ جس بد خواہ دین کا سرائی کر دیا اس کو ہم غورا چشمیہ جہاں
 زور کو اپنے جو کوئی آزما اہل شر ایک دم میں اس کو کر دیتا وہ چاہ و جہاں
 شیرین کے ایک ہی لہرے سے بہت جاتا مگر لہب اقدس پہ رہتا جو کوئی ملے کہیں
 نیکیوں بد کیش ل کر دین پر کرتے ہم خاک میں تھا مگر دیتا تھا علم نکالیں
 بہت ہاں کو پہچاتا کیسے ہی کوئی مگر کھول دیتا تھا وہ اس چاکس کا باز نہیں
 تھوڑا شر و خطرات نے کیا جس دم نمود صلواتِ جنتی سے جو اس کا کیا نام دیکھیں
 ہر ذلت میں جلاسا اس و تھوڑا تھوڑا کو یک سر سوس نے کی تو چون شاہ اُس و جہاں
 کہتے ہی تھے کہ ہاں ان کو نورِ رشہ سے کر دیا چھ نظر آئی انہیں رام جہاں
 عقداے اشقیاء آتے تھے بہر ہنگامہ سحر کی کھا کر بھانجے اور بند ہو جاتی زبان
 مرحبا صد آفریں اسے بحر زجاج علوم پشرا، رشہ و چاہتے نور چشم کلاں
 آفتاب علم سے میرے وہاں جو مستفید ہو گیا وہ علم کا سدھ کر دیا روشن جہاں

نور سے تیرے ہزاروں سر زمین پر ہو گئے
تھیں اور اس میں زمین و آسمان کا فرق ہے
دونوں ہمیں تھو سے جاری ہو گئیں آفاق میں
فخر تیری ذات پر کرتا ہے نور ہر علم و فن
گوئیابہ تاریخ اب جس سے زمانے کو ہے
ایک مصرعہ میں ہیں وہی ہے اب یہ لفظ تیرے
پھر کہ ہے سائنس شیر خدا ہر جہتی
دماغ مصلح سے بہاؤ سامعین کے پھر دماغ
طب جملانی پہ ہے اس دم مری طبعی رسا
تاپ سن علم تو آرم بچو نہ بہ زبان
بِقَوْلِكَ خَسِرْنَا لَعْنَةُ الْفَرَقِ سَخَطُ الْاَوَّلَانِ
رفت میرے ہمدرد غلط نہ ہر مدی زمیں
نعت جود لوالت خوں گیتی پر نور
مربع شہاب اللہ و فضیلت ذات تو
آری وہ نور آخر خودی آن جام جلال
سر و جب آمد مرالی صلح را دیکل
اسے طلب با امام الہی صلح کونہ
کیت غزے کہ بہادی پہ عبد المصلق

۱۔ شہداء و شہداء۔

۲۔ وگناہ پھرنے کے لیے کتاب میں کہا ہے کہ وہی نکتہ ہے کہ آپ کے کتاب علم نے
سہاں چھانے اور انکو ان کو دیکھا آپ نے انہیں کا ہونے کے لیے کہیں یہاں

ی تو او دانا لب بیٹے پر تعریف تو
 ہوا بتوز جنبك فذ تووز نفل طوزی
 زخنة لله غلبك فی الضبح والنسوة
 تووز لله طریبتم فزکا ای سہر دیں
 دیکھری سن بے است و پاکن اسے کریم
 بار صیان و کتاباں پشت سن کردہ ہوتا
 ہست اسہم کہ آئی بہر لہو ضیف
 اہم نہیں طومر برسات کمال
 ہادہ صب صیب خالق ہر دو جہاں
 فذ انام قیضك فله فاکرتم فاستفاد
 راخی از تو ہاد زام مالک کون و مکان
 فاکرتم اللہ تعالیٰ ہرگز اسے دل نبھاس
 یک لہو مرمت آئیں ہونے تاویں
 راست گردو کر شفاعت خواہی از رب زہاں
 در ہر رنج و غم و کرب و بلائے دو جہاں
 جملہ عالم را بخود ہی لایق چاہوین

والقسط و الحاشیہ مشتمل بر سال ولادت و رحلت و ہجرت شریف آل امام اہلسنت

تصنف میں انہوں آیا آج وہ ہر ظم
 اس کی تعلق سے ہلال ظم کو دیکھا کر
 کشتی دل آہ گرداب سمیت میں گری
 آں قدح بگلستہ آں سابق لاناہور جہاں
 غفلت جملہ و خلافت کا ہوا جس سے زوال
 اس کی رحلت سے حرکت کر ہوا مثل ہلال
 ظم کے پتھر میں ہوا دل چرخ گرداں کی مثال
 - چنگی ہائی و حیف آں بزم آمد در زوال

- ۱۔ بگھا آپ کے ظم کے کمال ہونے اور دنیا دارانہ لاشی کرنا آپ کے نفس کھانے کے کم ہونے کے۔
- ۲۔ گھوٹا آپ پر خدا کی رحمت ہے۔
- ۳۔ خدا سے بچاؤ تو تو کھلا دل فرمائے۔
- ۴۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پیر کو پاک کرے۔
- ۵۔ یعنی اس مثال کا اسے غالب ظم نے ظم کو فرمایا، جہاں ترقی میں زوال کی یہی ظنون صریح کا لفظ ہے۔
 گناہوں کو ہی پہنچا ہے۔
- ۶۔ بکیر صر کو سزا ہے یعنی وہ آپ پر وہاں سے صریح میں قریب یہ ہوال تھا اس شعر میں واضح ہے
 کہ اس کے ساتھ ساتھ لاشیہ لاشیہ۔

اس سزا میں وہ غریبی علوم و فضل کی ہے یہ صحیح اور نیک نظیر مجدد جمال ہے
 از سر آئینوں لکھتا ہے خیاب سال اوقات چھپ گیا اور اصل میں خواجہ و کمال
 لکھتا آکب کو اگر لاکہ ہدی کے قلم تم پھر تو دوران بقا کا یہ ہو جائے سال

تذکرہ مصنف ذکر رضایح و معتبر نہایت موجز و مختصر

مولوی محمد جان صاحب ابن مولوی حافظ نظام رسول صاحب اسماعیل ابن محمد
 صدیق صاحب ابن عمر صاحب ابن رمضان صاحب ابن صبور صاحب میر ابن طائی محمد اکبر
 صاحب ابن مولوی سعید الدین صاحب ابن مولوی شاکباز صاحب ابن خوش حال صاحب
 میر ابن گوہر صاحب ابن رحمۃ اللہ صاحب ابن خواجہ سعید اللہ صاحب میر ابن انصاری ابن
 بڑے بڑے صاحبزادے ملاطین ہو گئے ہیں فی الحال سوات و خیبر و پاکستان میں کثیر التعداد ہیں

ذی عزت و ثروت و اسما و علم ہندو شہادت و حکومت و شہادت ہیں۔ اس قوم کی
 مہمان نوازی دنیا میں ضرب المثال ہے اصل میں یہ انصاری کشمیری قوم میر ملک ذلی مشہور
 ہے اور کائنات و فضا حکومت میں اسی طرح مشہور ہے۔ آپ تحصیل علوم فرما کر تبلیغ اسلام
 کی طرف متوجہ ہوئے۔ پشاور سے تخریف لاکر ملک کا تعمیر اور موضع جام جو وجود میں
 آگیا سے فرمائی۔ اوائل عمر میں بکمال دلچسپی روزنامہ ساری کی طرف زیادہ توجہ رہی بڑے بڑے
 جلسوں میں پارہ یوں سے مناظرہ ہوتا اور کلمۃ اللہ صی لعلیا کی نیا اور حقانیت اسلام کے
 انوار سے عظمت اپنا لیل کا نشان تک نہ رہتا آخر میں روزنامہ میں تقریر و تقریر اکمال حاصل
 اور لے رہے ہیں اگرچہ دیگر فرقہ باطلہ کی شامت و بطالت دلیل بیان فرماتے لیکن ان

دلوں کا اعلان اعلیٰ بنانے پر معرض اظہار میں لاتے ہیں ہندوستان کے علاوہ افریقہ میں بھی بہت کچھ تبلیغ فرمائی اور اس وقت تک نہایت جوش و خروش سے فرما رہے ہیں۔ مخالفین و معاندین حق کی مخالفت و عداوت کی پروا نہیں۔ اسی لئے منصفہ و امانت پر مت عمل ہونا امکان و قدرت پہلو تھی نہیں کرتے اگرچہ مخالف شدید و مصائب گونا گوں کا بہت زور و شور سے مقابلہ ہوا اور ہائی لیگن ممبر و استحقاق کی سپردوں ہاتھوں سے خوب مضبوط تھا سے ہوئے ہیں۔ بریلی جا کر جامع شریعت و طریقت نام اہل سنت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خان صاحب قدس سرہ کے دست اقدس پر بیعت فرمائی بیعت کے بعد ہی سند خلافت حاصل ہوئی۔ آپ کی تصانیف سے کتاب "ایضاح سنت" جو اس اجماع میں طبع ہو کر شائع ہوئی اور ہنوز پوری ہے خوب واضح طور پر اس امر کا ثبوت دے رہی ہے کہ آپ کا حقائق حق و ابطال باطل میں سرگرمی و لگن نہ صرف حاصل ہی کیوں نہ ہو۔ اقول ذہب لایذہ کا مضمون آپ نے صادق کر دکھایا چنانچہ آپ کے والد ماجد رحمت اللہ تعالیٰ علیہ نے روز نامہ غیر مقلدین مولوی اسماعیل دہلوی نہایت شکر و حمد سے کیا۔ اپنے زمانہ کے استاد الاساتذہ تھے۔ "کامل" لکھنؤ، علیق، بخارا، وارتک، ترکندہ وغیرہ سے تشکاب علوم مسافت بھیدہ طبع کر کے آتے اور اچھی طرح اس ساقی علوم و فنون سے میراثی حاصل کر کے اپنے اپنے شہر میں تشریف لے جا کر لکھنؤ و فنون فرماتے۔ ولایت کی فتح کئی دہڑ کے اختراع میں آپ ہی نے فرمائی آپ کے وقت میں مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنا سکہ خوب بٹھایا تھا۔ کھیل دور اندیشی اس نے کونے ملا صاحب کو جو بڑے معقول تھے۔ اپنا حلیفہ جانشین کیا تھا۔ بڑے بڑے سردار اہل قہر و انکسار ان کے دام ترازو میں پھنس گئے تھے اس وقت آپ کے بیرومرشد الخوند صاحب رحمت اللہ تعالیٰ صلاب کرمانت صوابت میں موجود تھے ان کے حکم سے آپ نے وہابیہ غیر مقلدین سے کئی مرتبہ مناظرہ فرمایا اور ان کے عقاید کو تفریحاً تفریحاً باطل کر دیا انہوں میں طشت از یام کیا

یہاں تک کہ تمام لوگوں کے نزدیک یہ فرق کا فروغ خالص نہیں اگرچہ ایک مدت دراز تک اس مرد حق کو طرح طرح کی مشککات کا سامنا کرنا پڑا۔ انہماں کا اس سوتی چارک تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی وہ ایسے سے بعض نقل ہوئے اور بعض پر زور کو ب اور اکثر اپنی جان نگر بھاگ گئے۔ ملک پاک ہوا سیکڑوں مسلمان احسان مند و شکر گزار ہوئے آپ نے تفسیر کلام ربانی لکھی آپ کے کتب خانے میں وہ نایاب قلمی کتابیں تھیں جو بڑے بڑے کتب خانوں میں نہ تھیں۔ آپ بہت اچھے دماغ تھے آپ کے جلسہ دو عطا میں ہزاروں آدمی ہوتے۔ چنار کے ذی عزت زور سے آپ کو دم کرتے تین تین چار چار ہوا تک سلسلہ دو عطا مسلسل رہتا عطا کے جلسے کے لئے داخلہ دیا جاتا تھا۔ آپ کا ضیاء مفتی تھے۔ شری فیصلے فرمایا کرتے۔ عطا دو فضلاء آپ کے لادنی کو نہایت عزت کی نظر سے دیکھتے۔ اخوند صاحب کے وہاں نہایت تعظیم و محرم سے رمضان المبارک میں آپ دم ہوتے اور تراویح میں قسم قرآن کریم اخوند صاحب کے وہاں لڑتے۔ اخوند صاحب اور اکثر اہل اسلام نہایت ذوق و شوق سے کلام مجید سنتے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ۔

ضیاء اللہ بن وہلی بستی

صحیح کتاب ہذا مغز ربوبی تعالیٰ